عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ - شمارہ ۱۴

عالمی مجلس کے رہنما و مبلغین

جناب مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا

مولانا اللہ وسایا صاحب

مولانا نذیر احمد بوشح صاحب

اور مولانا منظور احمد الحسینی صاحب

مباھلے کے لئے

لندن پہنچ چکے ہیں

مباھلہ کا چیلنج منظور

مرزا طاہر کے نام کھلا خط

کربِ غمِ حسینؓ

مسلم غازی

اُسی کے غم میں دل ملول آنکھ اشکبار ہے
محرم الحرام اِک اُسی کی یادگار ہے

حسینؓ محترم کی قدر اہلِ دل سے پوچھئے
وہ صبر اور ضبط کا عظیم کوہسار ہے

شہادتِ عظیم سے جو مرتبہ ملا اُسے
اُسی سے دینِ حق کا آج دہر میں وقار ہے

ہر ایک رسمِ ظاہری کے ہو گئے اسیر ہم
یہ گرد اپنے خواہشاتِ نفس کا حصار ہے

شہادتِ حسینؓ سے سبق جہاں نے کیا لیا؟
کہ آج صرف ماتمِ حسینؓ کی پکار ہے!

علائقِ جہاں سے ہم شکست کھا کے رہ گئے
یہ داغِ بد نما ہے وہ جواب گلے کا ہار ہے

ہمارا ذہنِ نارسا، حقیقتوں سے بے خبر
نہ ہے خرد کا معتقد نہ کچھ جنوں سے پیار ہے

نہ سمجھی مصلحت کبھی خدائے ذوالجلال کی
نہ سمجھے آج تک بھی ہم جو نظمِ روزگار ہے

ہر ایک شے جہاں کی ہے سبق ہمارے واسطے
ہر ایک ذرہ اس جہاں کا عبرت آشکار ہے

کیا ہے ہم نے عمر بھر حقیقتوں سے انحراف
نہ دور رس نگاہ ہے نہ حسنِ اعتبار ہے

نمائش و نمود کے نشے میں یوں ہوئے ہیں مست
نہ دل میں غم کی ہے رمق نہ آنکھ اشکبار ہے

اکھاڑے ہیں جلوس ہیں عجیب دھوم دھام ہے
وہی شفق ہے شام کی، سحر بھی زر نگار ہے

ہزار بیبیاں رواں ہیں آج شاہراہ پر!
حیا تھا جن کا کل اصول، اب اُن پہ بس سنگھار ہے

ہر ایک راستے پہ ہیں وہ عورتوں کے جمگھٹے
نظر ہے جن کی پُر فریب، جسم اشتہار ہے

سبق نہ کچھ بھی لے سکی نبیؐ کے نورِ عین سے
ہماری ملت آج بھی ملال و غم کا شکار ہے

تحمل اور صبر ہے ہمارے دین کا اصول!
جو ایسی راہ پر چلے، ہمیشہ کامگار ہے

ہمارا اعتقاد تو حسینؓ کی ہے پیروی
جو پیروی سے دور ہے وہ دوشِ دیں پہ بار ہے

وہ جس کے خوں سے لالہ رنگ آج تک ہے کربلا
وہ جرأتوں کا راز داں حسینؓ ذی وقار ہے

حیاتِ ظاہری میں بھی چمن ہے اس کا بے خزاں
کہ موت بھی "شہید" کی پیامِ صد بہار ہے

نہ پوچھ مجھ سے ہم نشیں کہ دشتِ کربلا ہے کیا؟
عمل کے گلستاں کا وہ حسین سبزہ زار ہے

دیا ہے درس آپؓ نے تحمل اور صبر کا!
مگر نہ دل کو ہے سکوں، نہ غم سے اب فرار ہے

مجھے بھی غم تو ہے بہت مگر نمائشی نہیں
مری تمام زندگی، حسینؓ پر نثار ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی انٹرنیشنل

معیّن

جلد نمبر ۷ | ۱۹ تا ۲۵ محرم ... مطابق ... ستمبر ... | شمارہ نمبر ۱۴

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالروف جتوئی
گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ـــــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ـــــ [illegible]
جھنگ ـــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ـــــ محمد راشد مدنی
پشاور ـــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ـــــ طاہر ... مولانا کریم بخش
مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد
لیّہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ـــــ محمد متین خالد
ملتان ـــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــــ
امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف گودو • ڈنمارک ـــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید
ابوظبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــــ آفتاب احمد
لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ـــــ محمد اخلاص احمد • برما ـــــ محمد یوسف ...
باربڈوس ـــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ـــــ اے رکیو، انصاری • ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ـــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۱۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ـــ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ـــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ "
ایشیا	۳۷۵ "

مرزا طاہر کے چیلنج کا جواب اور جوابی چیلنج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولنا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا ہے کہ حال ہی میں قادیانی جماعت کے پیشوا مرزا طاہر کی طرف سے اخبارات کے نام لندن سے اپنے تمام مخالفین کو مباہلہ کے کھلے چیلنج کے عنوان سے ایک بیان بھیجا گیا ہے۔ جو قرآنی اور نبوی طریق مباہلہ سے سراسر انحراف ہے۔ بلکہ اگر اسے مرزا طاہر کی بوکھلاہٹ قرار دیا جائے تو زیادہ درست ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ قرآنی اور نبوی طریق مباہلہ یہ ہے کہ دونوں فریق اپنے افراد خانہ کے ہمراہ ایک جگہ جمع ہو کر یہ بددعا کریں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو یہی دعوت مباہلہ دی تھی۔ لیکن نجران کے عیسائیوں نے کہا ہم باہمی مشورہ کے بعد اس چیلنج کو قبول کریں گے۔ جب انہوں نے اپنے ایک بڑے پادری سے مشورہ کیا تو اس نے یہ کہہ کر روک دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول ہیں اگر تم نے مباہلہ کیا تو خدا کا عذاب تم سب کو اپنی گرفت میں لے لے گا۔ جس پر انہوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا۔

مولنا جالندھری نے کہا کہ اصل طریق مباہلہ یہی ہے جس سے مرزا طاہر نے انحراف کرتے ہوئے ایک بیان جاری کیا اور اسے مباہلہ کا عنوان دے دیا۔ تاکہ سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیا جا سکے۔ جہاں تک مرزا طاہر کے بیان کے مندرجات کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بتدریج مختلف دعاوی کیے وہ سب سے پہلے مبلغ اسلام کے روپ میں سامنے آیا پھر مجدد، مہدی، مسیح اور اس کے بعد نبوت کا مدعی ہوا اور بالآخر اس نے یہاں تک بھی دعوی کر دیا "منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد" کہ میں ہی خدا کا پسندیدہ رسول محمد و احمد ہوں۔ مولانا جالندھری نے کہا کہ یہ دعاوی ایسے ہیں جن کو مرزا طاہر سمیت دنیا کا کوئی مرزائی غلط ثابت نہیں کر سکتا۔

انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر نے یہ بیان اس لیے دیا ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو جو بددلی اور مایوسی کا شکار ہیں انہیں مطمئن کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے پاس قادیانیوں کی کتابوں اور رسائل وجرائد کا تمام ذخیرہ موجود ہے۔ اگر مرزا طاہر اپنے بیان کی صداقت دیکھنا چاہتا ہے تو ہم وہ تمام حوالہ جات کھلے اجتماع میں پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔ مولنا نے کہا کہ مرزا طاہر نے جو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اسے مباہلہ کا نام نہیں دیا جا سکتا تاہم مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اس کا چیلنج قبول کیا ہوا ہے۔ اور ۳۰ اگست کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اگر اس تاریخ کو مرزا طاہر نہ آ سکے تو ۱۳، ۱۴ اکتوبر کو ربوہ میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ عالمی مجلس اور مرکزی مجلس عمل کے اکثر رہنما وہاں موجود ہوں گے۔ ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں کہ مباہلہ کا یہ اجتماع خود مرزا طاہر کے شہر ربوہ میں ہو۔ انہوں نے کہا میں دعوی سے کہتا ہوں کہ مرزا طاہر قطعاً میدان میں آ کر مباہلہ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔ کیونکہ اسے اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کا انجام معلوم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کو بعینہ ایسا ہی چیلنج دیا تھا جیسا اب مرزا طاہر نے دیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہیضے یا طاعون وغیرہ سے ہلاک ہو۔ چنانچہ مرزا قادیانی اپنے چیلنج کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرض ہیضہ سے ہلاک ہو گیا۔ اور مولنا ثناء اللہ مرزا کے بعد چالیس سال زندہ رہے اور [illegible] میں وفات پائی۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

امام احمدؒ نے جابر بن عبداللہؓ سے ابونعیم نے ضمرہؓ اور بیہقی نے امام زین العابدینؒ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی خبر مدینہ میں اس طرح پہنچی کہ مدینہ کی ایک عورت سے ایک جن کو عشق تھا، جن پرندہ کی شکل میں عورت کی دیوار پر آ کر بیٹھا کرتا تھا اور جب عورت تنہا ہوتی تو انسان کی شکل میں آ کر عورت سے جماع کرتا۔ اتفاقاً چند روز اس کا آنا بند ہو گیا۔ پھر ایک دن آ کر دیوار پر بیٹھا تو عورت نے پوچھا کہ تم اتنی مدت سے کہاں غائب تھے؟

اس نے کہا کہ میں تم سے رخصت ہوتا ہوں تم اب مجھ سے ملنے کی امید نہ رکھنا، مکہ میں ایک نبیؐ پیدا ہوئے ہیں انہوں نے زنا کرنے کو ہم پر حرام کر دیا ہے۔

ایک مرتبہ ہم ملک شام کے سفر میں تھے، وہاں ایک مشہور کاہنہ عورت تھی، ہم نے اس سے مل کر اپنے سفر کے غائبانہ حالات دریافت کیے اس نے کہا کہ اب مجھے اس طرح کا کوئی علم نہیں، پہلے کو جو جن مجھے آ کر خبریں بتایا کرتا تھا اور میں لوگوں کو بتا دیا کرتی تھی اس نے ایک دن میرے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ اب میں رخصت ہوتا ہوں، میرے آنے کی امید نہ رکھنا، میں نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے ہیں اور اب ایسی چیز پیدا ہو گئی ہے کہ میں بے بس ہوں۔

بیہقی کی روایت میں سواد بن قارب اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانے میں ایک جن سے میری دوستی تھی وہ آنے والی باتوں کی خبریں مجھے بتاتا تھا اور میں لوگوں کو بتا دیا کرتا تھا لوگ بکثرت معتقد ہو گئے اور مجھے نذریں دینے لگے کیونکہ اس بتائی ہوئی خبریں سچی ثابت ہوتی تھیں۔

ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ اس جن نے آ کر جگایا اور کہنے لگا کہ اٹھ اور ہوش میں آ، اور تجھ میں کچھ مادہ ہے تو سمجھ لے کہ لوئی بن غالب کی اولاد میں سے ایک نبی پیدا ہوئے ہیں پھر جن نے اشعار پڑھے، جن کا مطلب یہ ہے کہ،

مجھے ان جنوں پر تعجب آتا ہے جو بیقرار ہو کر اپنے اونٹوں پر سوار ہو کر ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے مکہ جاتے ہیں جو جن اسلام لائے وہ ناپاک کافر جن سے افضل ہیں سو تجھے بھی اس سردار عرب کی طرف آنکھیں اٹھانی چاہئیں بنو ہاشم کے اس سردار کی طرف سفر کرنا چاہیے،

سواد بن قارب کہتے ہیں کہ میں وہ اشعار سن کر رات بھر بے قرار و بے چین رہا دوسری رات کو بھی اس جن نے مجھے آ کر بتایا اور اسی طرح کے اشعار پڑھے، تیسری رات بھی یہی واقعہ پیش آیا، مسلسل تین راتوں کا یہ واقعہ دیکھ کر اسلام کی محبت میرے دل میں بیٹھ گئی اور میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا، مرحبا اے سواد بن قارب ہمیں معلوم ہے کہ تم کس لیے یہاں آئے ہو؟

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ آپ کی تعریف میں چند اشعار میں نے عرض کیے ہیں پہلے آپ وہ اشعار سن لیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پا کر سواد نے اپنا قصیدہ پڑھ کر سنایا اس قصیدہ کے آخری شعر کا مطلب یہ ہے "اے اللہ کے رسولؐ اس دن کے لیے آپؐ میری شفاعت کرنے والے ہو جایئے جس دن کسی کا کوئی شفیع اور نفع پہنچانے والا نہ ہوگا۔

سواد ابن قاربؓ کے قصیدے کا عربی شعر یہ

وَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذُو شَفَاعَةٍ
سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

"اے اللہ کے رسول! جس دن سواد کے لیے کوئی سفارشی نہ ہوگا، اس دن کے لیے میرے سفارشی ہو جایئے۔

بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص مازن طائی ملک عمان میں بتوں کی نگرانی و خدمت پر مقرر تھا۔ مازن کا بیان ہے کہ وہاں کے بتوں میں ایک بت کا نام باجر تھا ایک دن اس بت پر چڑھانے کے لیے ایک جانور میں نے ذبح کیا، اس وقت اس بت کے شکم سے اس طرح کے اشعار کی آواز آئی جن کا مطلب یہ تھا:۔

اے مازن میرے پاس آ، میں تجھے ضروری بات بتاؤں یہ خدا کے پیغمبر ہیں، یہ خدا کا بھیجا ہوا پیغام برحق لائے ہیں تو ان پر ایمان لا، تاکہ اس آگ کی گرمی سے تجھے نجات ملے جو سخت شعلوں والی ہے اس آگ میں لکڑیوں کی بجائے پتھر جلائے جاتے ہیں۔

مازن کا بیان ہے کہ یہ آواز سن کر مجھے حیرت ہوئی پھر دوسرے دن بھی ایک جانور ذبح کر کے چڑھایا تو اس بت کے پیٹ میں سے پھر آواز آئی، یہ اشعار ان اشعار سے زیادہ واضح تھے جو پہلے دن سنائے تھے ان کا مطلب یہ تھا کہ

"اے مازن سن! اور خوش ہو جا کہ نیکی ظاہر ہو گئی، برائی چھپ گئی، قوم مضر سے اللہ کا دین لے کر ایک نبی پیدا ہوا ہے، تو پتھر کی مورتیوں کو چھوڑ تاکہ تو دوزخ کی آگ سے نجات پائے گا"۔

مازن کا بیان ہے کہ اسی وقت سے میں اس نبی کی تلاش میں بے چین تھا، اچانک ایک قافلہ حجاز سے آیا میں

باقی صـ۳۰ پر

امام ابوحنیفہؒ پیکرِ عزم و وفا

مولانا عبدالغنی طارق
رحیم یار خان

بڑے بڑے ظالم و جابر بادشاہوں کے سامنے کلمۂ حق کہنا، اس حق بات پر ڈٹ جانا، ہر قسم کی مصیبت کو دلیری و خندہ پیشانی سے برداشت کرنا حتیٰ کہ اپنی پیاری جان سے بھی ہاتھ دھو ڈالنا انتہائی مشکل بات ہے۔ یہ صرف انہی اولوالعزم انسانوں کا کام ہے جو صحیح معنوں میں حدیث الامثل فالامثل کا مصداق ہوں۔ ان چند عظیم لوگوں میں ایک امام ابوحنیفہؒ کی شخصیت بھی ہے۔ جن کو بنی امیہ کے آخری بادشاہ مروان بن محمد کے عہد حکومت میں عراق کے گورنر یزید بن عمر بن ہبیرہ نے سیاسی طور پر اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کیلئے اور عوام کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے عہدہ قضا پیش کرنا چاہا لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ نے حکومت کے ظلم و بے جا تشدد کی وجہ سے صاف انکار کر دیا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرو الرقی کا بیان ہے۔

ابن ہبیرہ نے امام ابوحنیفہؒ سے کوفہ کی قضا کے بارے میں گفتگو کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا چنانچہ ابن ہبیرہ نے امام ابوحنیفہ کیلئے ایک سو دس کوڑے سزا تجویز کی کہ روزانہ دس کوڑے سزا دی جائے۔

صرف عہدہ قضا ہی نہیں بلکہ قاضی القضاۃ کا عہدہ بھی آپ کو پیش کیا گیا چنانچہ صدر الائمہ لکھتے ہیں۔

"امام ابوحنیفہؒ کو کئی روز قید میں رکھا گیا کہ ان کو قاضی القضاۃ کا عہدہ دیا جائے مگر وہ اس سے بالکل منکر ہو گئے اور یہ کہا گیا کہ اگر آپ قاضی القضاۃ کا عہدہ قبول کر لیں تو تمام قاضی آپ کے حکم سے تمام اسلامی شہروں میں مقرر کیے جائیں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ ذمہ داری کی مہر ان کے سپرد کر دی جائے گی۔ بیت المال و دستاویز سے کوئی چیز برآمد نہیں کی جائے گی مگر آپ کے دستخط سے۔ صدر الائمہ لکھتے ہیں کہ

"بادشاہ نے اختیار دیا کہ یا تو ان کے پیٹ اور پشت پر کوڑے برسیں یا وہ خزانہ کا عہدہ سنبھال لیں تو امامؒ نے ان کی سزا کو آخرت کی سزا کے بدلے قبول کر لیا حتیٰ کہ آپ کی والدہ نے اور آپ کے رفقاء نے کہا بادشاہ کا ارادہ سخت ہے اس لئے عہدہ قبول کر لیں۔ آپ نے فرمایا "جس چیز کو میں جانتا ہوں اماں جان آپ نہیں جانتیں"

گورنر ابن ہبیرہ نے قسم اٹھائی کہ اگر انہوں نے عہدہ قبول نہ کیا تو ان کے سر پر بیس کوڑے لگائے جائیں۔ مگر اس عزم و استقلال کے کوہ ہمالیہ نے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور قید و بند کی تمام صعوبتوں کو برداشت کرنے کیلئے گویا یہ کہتے ہوئے میدان میں آ گئے ؎

مصیبت آشنا ہوں میں ازل سے اے غم عالم
مجھے آرام آیا بھی تو زیر دام آئے گا

امام ابوحنیفہؒ نے وجہ یہ بیان فرمائی کہ وہ مجھ کو کسی کی گردن مارنے کا حکم دے گا اور میں اس پر مہر تصدیق لگاؤں گا یہ ہرگز قبول نہیں۔ (مناقب صدر الائمہ ج ۲ صفحہ ۲۳)

ابن ہبیرہ نے جب یہ سنا تو اس کا غضب اور غصہ میں اس کا سیماب حرارت آخری درجہ کو پہنچ گیا اس نے طے کر لیا کہ اپنے فیصلہ کو عملی جامہ پہناؤں گا لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ جو ایک نظریہ قائم کر چکے تھے اس سے ایک انچ بھی ہٹنا نہیں چاہتے تھے۔ صاف لفظوں میں کہہ دیا۔

"ابن ہبیرہ کی سزا مجھ کو آخرت کے ہتھوڑوں اور گرزوں کی مار سے آسان ہے۔ اللہ کی قسم میں عہدہ قبول نہیں کروں گا اگرچہ مجھ کو قتل بھی کر دیا جائے۔

سزا کھلے میدان میں

امام ابوحنیفہؒ کو سزا جیل کے اندر نہیں دی جاتی بلکہ صریح الفاظ موجود ہیں۔

"ہر روز ان کو باہر نکالا جاتا اور اعلان کروایا جاتا جب لوگ جمع ہو جاتے تو ان کے سامنے دس کوڑے روزانہ مارے جاتے پھر ان کو بازاروں میں چکر لگوائے جاتے اس طرح بارہ دن میں ایک سو بیس کوڑے پورے ہو گئے اور بازاروں میں پھرایا جاتا۔"

انصاف فرمائیں کہ ایک بوڑھے شخص کو کوڑوں کی سزا کیا کم ہے کہ ان کی سر عام تذلیل بھی کی گئی لیکن انہوں نے ہر ظلم کا مقابلہ کیا۔ اور ہر تکلیف کو یہ کہتے ہوئے برداشت کیا ؎

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میداں مگر جھکی تو نہیں

پھر بھی اپنی منزل مقصود کی طرف یہ کہتے ہوئے رواں دواں رہے ؎

[illegible] منزل نہ ساحل ہے نہ دریا ہے
[illegible] کا اب کہاں ڈوبے گا ان سے

شاید لوگوں کا خیال ہو کہ صرف بنو امیہ میں ہی ابوحنیفہؒ کو سزا دی گئی اس کے بعد اس مصیبت سے جان چھوٹ گئی لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ جب عباسی دور شروع ہوا تو دوسرے خلیفہ نے جس کا نام ابوجعفر منصور تھا اس کو اپنی حکومت مضبوط کرنے کیلئے ابوحنیفہؒ کی علمی اور عملی شہرت کو اپنے کام میں لانے کی ضرورت پڑی چنانچہ خطیب بغدادی لکھتے ہیں "ابوجعفر منصور نے ابوحنیفہؒ کو عہدہ قضا پیش کیا آپ نے انکار کر دیا تو اس نے آپ کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ افسوس کہ منصور نے صرف قید پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس کا غصہ اور زیادہ ہو گیا چنانچہ ملا علی قاری لکھتے ہیں "جب امام نے عہدہ قضا قبول کرنے سے انکار کیا تو ابو منصور نے تیس کوڑوں کی سزا دی یہاں تک کہ خون ان کے بدن سے نکل کر ان کی ایڑیوں پر بہتا تھا۔ ظلم کی انتہا ہو گئی کہ آپ کو سزا ننگا کر کے دی جاتی تھی چنانچہ امام موفق الدین لکھتے ہیں

"جب ابوحنیفہؒ نے عہدہ قضا سے انکار کیا تو

ان کو باہر نکال کر کے تیس کوڑوں کی سزا لگائی گئی اور

ان کی ایڑیوں پر بہتا رہا۔"

آخر امام کا کیا جرم تھا؟ صرف یہ جرم تھا کہ وہ ظالم کے ساتھ ظلم میں تعاون نہیں کرنا چاہتے تھے۔ حکومت بدل گئی، حکمران بدل گئے، زمانہ بدل گیا، اگر نہ بدلا تو امام ابوحنیفہؒ کا عزم و استقلال نہ بدلا۔

انہیں اس بڑھاپے میں چار سال سخت قید میں رکھا گیا کہ ان پر کھانے پینے اور قید میں سختی کی گئی۔ آخرکار جیل خانہ میں آپ کو زہر دلوایا گیا جس کی وجہ سے آپ نے وفات پائی۔ بلکہ علامہ کردری لکھتے ہیں "منصور نے حکم دیا کہ ان کو مار ڈالا جائے تاکہ زہر ان کے بدن میں جلدی اثر کر جائے۔ (مناقب کردری ج ۲ ص ۱۹)

کرامت ابوحنیفہؒ

امام صدرالائمہ لکھتے ہیں کہ جب ابوحنیفہؒ کے سامنے زہرآلود پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

"میں نہیں پیتا، مجھ کو علم ہے جو کچھ اس میں ہے، میں خودکشی نہیں کرتا۔ چنانچہ ان کو لٹا کر ان کے منہ میں پیالہ انڈیل دیا گیا۔ (مناقب ج ۲ ص ۱۷۲)

یہ ہے **ابوحنیفہؒ** جس نے دنیا کو عزم و ہمت کا سبق دیا اور آنے والوں کیلئے نمونہ بنے۔

بقیہ: نونہالان

نہیں۔ عیب دیکھو گے تو دوستی ختم ہو جائے گی۔ سچا دوست دو جسموں میں ایک روح کی طرح ہوتا ہے۔ دوست تو زندگی کے صحرا میں ایک پھول کی مانند ہے۔ دوست کو زخم دینا اپنے آپ کو زخم دینا ہے دوست کا خلوص ہی پھول ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ سچی دوستی دنیا میں کسی قیمت پر خریدی نہیں جا سکتی۔

مکتوب میلکم ایکس

میں نے امریکہ میں کیا دیکھا

اور مکہ میں کیسا منظر دیکھنے کو ملا

ترجمہ محمد اقبال راجہ ایم اے

نسلی و لسانی تعصبات نے ہماری قوم کو جو نقصانات پہنچائے ہیں وہ محتاج بیان نہیں بلکہ ہر دردمند انسان کے لئے باعث تشویش و شرم ہیں۔ اس مہلک بیماری نے امریکہ جیسے ترقی و اتنی یافتہ ملک کو اندرونی طور پر شدید انتشار و افتراق میں مبتلا کر رکھا ہے۔ امریکہ کے مشہور و معروف جواں مرگ بلیک مسلم لیڈر میلکم ایکس نے اپنی ساری شعوری زندگی اسی مسئلے کو حل کرنے میں کھپا دی اور اسی راہ میں شہید ہوگئے۔ موصوف کی سوانح عمری جس کے تیرہ سال میں سولہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں BEST SELLER کتب میں شامل ہے۔ ذیل میں ہم اس عالمی شہرت یافتہ کتاب THE AUTOBI-OGRAPAY OF MALCOLMX کے چند صفحات کا اردو ترجمہ پیش کر رہے ہیں تاکہ اپنے وطن اس امن و عافیت کی قدر کریں جو ہمیں اپنے اس پاک وطن میں حاصل ہے اور اپنے اس قومی دشمن یعنی متعصبانہ سوچ کا بھرپور اور مثبت مقابلہ کر سکیں۔

میلکم ایکس مرحوم نے ۱۹۶۴ء میں فریضہ حج ادا کیا تھا اس مبارک موقع پر موصوف نے حجاز مقدس میں محبت و اخوت اور مساوات کا جو شاندار منظر دیکھا ذیل کی سطور انہی تاثرات پر مبنی ہیں۔ (اقبال راجہ ایم اے)

پیغمبر اعظم حضرت محمدؐ، جدالانبیاء حضرت ابراہیمؑ اور آسمانی کتابوں میں مذکور تمام انبیاءؑ کی سرزمین حجاز مقدس میں مجھے جس پرخلوص مہمان نوازی اور مختلف رنگ و نسل کے لوگوں میں حقیقی بھائی چارے کی پرمسرت تصویر کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میری سابقہ تمام زندگی ایسے تجربات سے یکسر خالی ہے۔ گذشتہ ایک ہفتے سے میری زبان گنگ اور عقل حیران ہے کہ یہاں مختلف رنگ و نسل کے لوگ باہم ساتھ کس قدر فراخدلانہ سلوک کرتے ہیں۔

خدا کے فضل و عنایت سے مجھے مقدس شہر مکہ کی زیارت کا موقع ملا ہے۔ میں نے اپنے نوجوان مطوف محمد کے ساتھ خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگا کر طواف کیا پھر چاہ زمزم سے پانی پیا اور کوہ صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی کی۔ حج کے موقع پر میں نے تاریخی مقام منیٰ اور عرفات میں دعائیں اور مناجات کیں۔ وہاں میرے ساتھ دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج موجود تھے۔ ان میں نیلی آنکھوں اور بھورے بالوں والے سفید فام سے لیکر سیاہ فام افریقی تک ہر قسم کے انسان موجود تھے لیکن ہم سب ایک ہی طریقے سے عبادت کر رہے تھے جس سے اتحاد و یگانگت اور بھائی چارے کا عظیم الشان مظاہرہ ہوتا تھا۔ میری ساری زندگی کے تجربات اور امریکہ میں موجود رنگ و نسل کے تعصبات کے پیش نظر اتحاد و اتفاق اور یگانگت کے یہ مظاہر اور گورے کالے کی مساوات کے ثبوت بے انتہا حیران کن اور ناقابل یقین تھے۔ ہمارے ملک امریکہ کو اسلام سیکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہی وہ مذہب ہے جو رنگ و نسل کے تعصبات کو بالکل ختم کر دیتا ہے۔ عالم اسلام کے سفر میں میں بہت سے ایسے لوگوں کو ملا ہوں، انہیں کی ہیں بلکہ ان کے ساتھ کھانا بھی کھایا ہے جنہیں امریکہ میں سفید فام کہا جاتا ہے لیکن ان کے رویے سے سفید فام احساس کا اظہار بالکل نہ ہوتا تھا کیونکہ اسلام نے ان کے ذہن سے کالے گورے کی تفریق کو ختم کر دیا ہے۔ میں نے اس سے قبل مختلف رنگ و نسل کے انسانوں میں اتنے مخلصانہ اور حقیقی بھائی چارے کا عملی مظاہرہ کبھی نہیں دیکھا تھا جو یہاں دیکھنے کو ملا۔

ممکن ہے آپ کو میرے ان الفاظ سے دھچکا لگے لیکن حج کے عالمگیر موقع پر جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس

جو تجربات حاصل ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں اپنے عقائد کی اصلاح کروں اور بہت سی طے شدہ باتوں کو یکسر ترک کر دوں۔ یہ تبدیلیاں میرے لیے بہت زیادہ مشکل نہیں تھیں کیونکہ اپنے راسخ عقائد کے باوجود میں حقائق کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ اپنے نئے تجربات و معلومات کے دروازے مجھ پر کبھی بند نہ ہو سکیں۔ میں نے اپنے ذہن کے دروازے بھی ہمیشہ کیلئے کھلے رکھے ہیں تاکہ دانشمندانہ تلاش حق کا سلسلہ ختم نہ ہو جائے۔ یہاں گذشتہ گیارہ روز میں میرا واسطہ ایسے لوگوں سے بھی پڑا جن کی آنکھیں بہت نیلی تھیں جن کے بال بہت بھورے تھے اور جن کے رنگ سفید ترین لیکن انہوں نے مجھ سیاہ فام سے کسی نفرت کا اظہار نہیں کیا بلکہ مجھے اپنے ساتھ ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھلایا۔ اور اپنے ہی گلاس کا پانی پلایا اور اپنے بستر میں سونے کی جگہ بھی دی۔ پھر ہم نے ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر شانہ بشانہ ایک ہی خدا کی عبادت کی۔ ان سفید فام مسلمانوں کی گفتگو، طرز عمل اور رویے میں مجھے وہی خلوص و محبت ملی جو نائیجیریا، سوڈان اور گھانا کے سیاہ فام مسلمانوں میں ہے۔

ہم میں صحیح معنوں میں بھائی چارہ اور محبت قائم ہے کیونکہ سفید فام مسلمانوں کے عقیدۂ توحید نے ان کے دماغ سے رنگ چمڑی کے احساس برتری کو دُور کر دیا ہے۔ ان کا برتاؤ اور رویہ سیاہ فاموں کے ساتھ بھی بالکل مساویانہ ہے کہ کسی فرق کا احساس ہی نہیں ہوتا۔

اس پُر خلوص ماحول اور محبت بھرے برتاؤ سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اگر امریکہ کے سفید فام ربّ کریم کی وحدانیت پر ایمان لے آئیں تو شاید وہ اس عظیم حقیقت کا ادراک بھی حاصل کر لیں گے کہ انسان ہونے کی حیثیت سے گورے اور کالے، عربی اور عجمی سب برابر ہیں۔ پھر یقیناً وہ دوسروں کو رنگ و نسل کے حوالے سے ناپنا چھوڑ دیں گے اور انہیں پریشان کرنے اور تکالیف پہنچانے سے باز آ جائیں گے۔

نسلی تعصب کے خطرناک اور متعدی مرض نے پورے امریکہ کو اس طرح اپنی گرفت میں لے رکھا ہے جیسے کسی انسان کو کینسر کا لاعلاج مرض لاحق ہو چکا ہو۔ نام نہاد سفید فام عیسائی امریکیوں کو پوری کشادہ قلبی کے ساتھ یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہیے کہ نسلی تعصب انتہائی تباہ کن مسئلہ ہے اور اس کا واحد اور عملی حل مذہب اسلام نے پیش کیا ہے۔ شاید ابھی وقت باقی ہے کہ امریکہ کو خطرناک تباہی سے بچایا جا سکتا ہے۔ وہی خطرناک تباہی و بربادی جو نسلی تعصب کی وجہ سے جرمنی پر آئی تھی اور جس نے خود جرمن قوم کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔

اس مقدس سرزمین پر گزرتا ہوا ہر لمحہ مجھے وہ روحانی بصیرت عطا کر رہا ہے جس کی مدد سے میں دیکھ رہا ہوں کہ امریکہ میں گورے اور کالوں کے درمیان کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اس نسلی تعصب کا الزام سیاہ فام امریکیوں کو ہرگز نہیں لگایا جا سکتا۔ ان کا رویہ تو صرف ردّ عمل ہے۔ اس دانستہ ظلم و تعصب کا جس کا شکار وہ گذشتہ چار سو سالوں سے اپنے سفید فام ہم وطنوں کے ہاتھوں ہوتے رہے ہیں۔ اس نسلی تعصب نے امریکہ کو خودکشی کی راہ پر لا ڈالا ہے۔ مجھے اپنے تجربے اور علم کی بنا پر یقین ہے کہ سفید فام نئی نسل جو ابھی کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہے۔ وہ نوشتۂ دیوار کو پڑھ لے گی اور ان میں سے بہت سے ذہین و سعادتمند نوجوان راہ حق کے روحانی راستے کو اپنا لیں گے اور یہی واحد راستہ ہے امریکہ کو رنگ و نسل کے تعصبات کی تباہ کاریوں سے بچانے کا۔

جتنی عزت و احترام اور محبت مجھے یہاں مسلمان بھائیوں نے دی ہے۔ پہلے کبھی مجھے نصیب نہ ہوئی تھی اور نہ میں اس کے بارے میں سوچ سکتا تھا۔ کون یقین کرے گا کہ ایک نیگرو امریکن کے ساتھ ایسی بے لوث محبت اور پُر خلوص قلبی عزت کا برتاؤ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ابھی چند روز قبل ایک انتہائی باعزت شخص نے جو سفید فام بھی ہے اقوام متحدہ میں ڈپلومیٹ بھی اپنے ملک کا سفیر بھی ہے اور شاہ فیصل کا مصاحب بھی ہے۔ اس نے اپنے ہوٹل کا پورا سوئٹ جدہ میں قیام کیلئے میرے حوالے کر دیا تھا۔ اسی عظیم شخص نے فرمانروائے حجاز شاہ فیصل کو میری جدہ آمد کی اطلاع دی تھی چنانچہ دوسرے ہی دن شاہ فیصل کے صاحبزادے نے بذات خود مجھے اطلاع دی کہ شاہ فیصل کی خواہش ہے کہ آپ قیام حجاز مقدس کے دوران شاہی مہمان نوازی قبول فرمائیں۔

مملکت سعودیہ کے شعبۂ مہمانداری کے ڈپٹی چیف مجھے اپنے ہمراہ مناسک حج کی ادائیگی کیلئے لیکر گئے۔ عزت مآب جناب شیخ محمد الحرکان نے بذات خود مجھے سفرِ حج کی اجازت دی اور دین اسلام کے بارے میں دو کتابیں اپنی مُہر اور دستخط کے ساتھ عنایت کیں اور مجھے بتایا کہ وہ میرے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔ مجھے یہاں سعودی حکومت کی جانب سے ایک کار بمعہ ڈرائیور اور ایک گائیڈ فراہم کیا گیا ہے تاکہ میں اپنی مرضی اور سہولت کے مطابق اس پاک سرزمین کی سیاحت اور مقدس مقامات کی زیارت کر سکوں۔ چنانچہ میں جس شہر میں بھی جاتا ہوں مجھے حکومت کی طرف سے اعلیٰ ایئر کنڈیشنڈ رہائش گاہ اور ملازمین فراہم کئے جاتے ہیں۔ میں کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ مجھے اس قدر عزت و توقیر اور شاندار پذیرائی جو امریکہ میں ایک بادشاہ تو حاصل کر سکتا ہے مگر حبشی یا سیاہ فام ہرگز ہرگز نہیں حاصل کر سکتا اور تمام عزت و احترام، محبت و بھائی چارہ، خلوص و یگانگت صرف دین حق اسلام کی وجہ سے ہے۔

تمام تعریف و شکر اس ذات باری کیلئے ہے جو ربّ العالمین اور تمام کائنات کا مالک ہے۔

والسلام

آپ کا مخلص

الحاج ملک الشہباز (میلکم ایکس)

ضیاء الحق قوم کے مقروض ہیں

تبصرہ: سعید الرحمن ثاقب زرین

صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے نفاذِ شریعت آرڈیننس پر ملک بھر کے علماء کرام مختلف خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ذیل کا مضمون اسی آرڈیننس کے بارے میں ہے۔ ادارہ ختم نبوت کا اس مضمون سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے اسلامی نظریاتی کونسل کی راہنمائی میں تیار کیا گیا۔ نفاذ شریعت آرڈیننس مختلف مکاتیب فکر کے علماء کی تائید اور وفاقی کابینہ کی منظوری کے بعد دستور کے آرٹیکل ۸۹ کی شق (۲) کی رو سے اپنے اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے ۱۵ جون ۸۸ کو اپنی نشری تقریر میں باقاعدہ طور پر نافذ کرنے کا اعلان کیا۔ یہ آرڈیننس کسی قانون یا اس کے مندرجات یا قانونی حیثیت کے حامل کسی بھی رسم و رواج پر ملک بھر میں مؤثر طور پر فی الفور نافذ ہوگا۔ گورنمنٹ کی ہر پالیسی میں شریعت کو کلیدی حیثیت حاصل ہوگی۔ شریعت آرڈیننس کے نفاذ سے شریعت کی بالادستی کو تسلیم کر لیا گیا ہے اب تمام قوانین کا منبع شریعت ہوگی جسے قرآن و سنت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ خلاف شریعت کالے قوانین کو شرعی عدالت سمیت ہائی کورٹ کے ذریعے کالعدم قرار دیا جا سکے گا۔ عدالتوں کی رہنمائی کے لیے ڈپٹی اٹارنی جنرل کے برابر مفتی اور علماء کا تقرر کیا جائے گا۔ جو اٹھائے گئے مسئلہ کی قرآن و سنت کی رو سے تعبیر و تشریح کریں گے۔ اور عدالت ۹۰ دن کے اندر فیصلہ کرنے کی پابند ہوگی۔ معیشت اور تعلیم کو شریعت کے مطابق ڈھالنے کے لیے ۳۰ دن کی مقررہ مدت میں کمیشن بنائے جائیں گے۔ جو صدارتی آرڈر تک راہنمائی کرتے رہیں گے۔ لاء کالجز کے نصاب میں شریعت سے متعلق اسباق کا اضافہ کیا جائیگا۔ اور مخلوط تعلیم کا خاتمہ ہو جائے گا۔

شریعت یا اسلام محض ایک مذہب ہی نہیں بلکہ دینِ فطرت بھی ہے مجموعہ عبادات ہی نہیں بلکہ نظام سیاست بھی ہے انسانوں کو درپیش مسائل کا بہتر حل ہی نہیں دیتا، بلکہ مسائل کو ختم کر دینے والا ہے۔ اس میں معاشرت کے آداب و احترام ہیں۔ معیشت کے اصول و قوانین ہیں۔ اخوت عدل اور مساوات ہے۔ امن بھائی چارہ اور جہاد ہے غرض اسلام تو ایک بہترین عالمگیر نظام حیات ہے۔ جو سوشلزم، کمیونزم، اور امپیریلزم کی طرح کسی انسان کا بنایا گیا ازم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ انسانیت کے لیے ایک مکمل آئین ہے۔ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گفتار و کردار سے ہم تک پہنچا ہے۔ اسی لیے تو اہل مغرب کو گھٹنے ٹیک کر یہ تسلیم کرنا پڑا، اور ان چار آفاقی قانون دانوں (جنہوں نے انسانوں کے لیے قانون وضع کیے) میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سرفہرست لکھنا پڑا۔ جو آج بھی "لنکنز ہال برطانیہ" میں موجود ہے۔ اور یہی وجہ تھی جب پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ بتایا گیا تو پوری قوم بغیر کسی تیر و تلوار اور ہاتھی گھوڑوں کے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور منزل کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو روندتے ہوئے پاکستان کی حدیں کھینچ ڈالیں۔

آج چالیس سال بعد شریعت آرڈیننس نافذ کیا جا رہا ہے۔ در اصل یہ شہدائے تحریک پاکستان کا ثمرہ ہے مسلمانانِ پاکستان کا دیرینہ مطالبہ ہے۔ اور حصول پاکستان کا حقیقی مقصد ہے جو شاید اس آرڈیننس کی صورت میں پورا ہونے والا ہے

صدر نے کہا کہ مجھے احساس ہے کہ اس آرڈیننس سے اسلام کا نفاذ مکمل طور پر تکمیل کو نہ پہنچے گا۔ بلکہ مزید اقدامات کی ضرورت ہوگی چنانچہ ترجیحی بنیاد پر قابل توجہ امور میں سستے اور فوری انصاف کا حصول، قوانین عدل و احسان ذرائع ابلاغ میں فحاشی و عریانی کا خاتمہ اور دیگر غیر اسلامی قباحتیں شامل ہوں گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس آرڈیننس کی ضروریات اور لوازمات کو بھی فوری طور پر نفاذ میں لانا چاہیے اور نفاذِ شریعت آرڈیننس کسی قسم کے تعطل کا شکار ہوئے بغیر عملاً عوامی زندگیوں میں شامل ہو جانا چاہیے۔ تاکہ اسے پنڈورا باکس کھولنے، گندے پانی میں غرق ڈالنے قوم کو کنوئیں میں دھکیلنے، خواتین کا استحصال، اقتدار کی طوالت کے لیے استعمال کرنے اور محض اعلان سے موسوم کی گئی تمام تعبیریں غلط ثابت ہو جائیں۔ ۷۹-۱۹۷۸ء میں بھی اعلانات اور آرڈیننس جاری کیے گئے تھے۔ لیکن زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوا۔

درحقیقت عملی نفاذ سے ہی معاشرہ میں ایک خوشگوار تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ صدر نے یقین ظاہر کیا ہے کہ ان شاء اللہ، عنقریب پاکستان صحیح معنوں میں اسلام کا گہوارہ بن جائے گا عہد اسلامی اقدار کی میل ڈھل جائے گی۔ وسوسوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔ اسلام دشمن عناصر کمزور پڑ جائیں گے۔ اور وطن عزیز کے گوشہ گوشہ میں شریعت محمدی کی بالادستی ہوگی

ہمیں یقین ہے کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نفاذ شریعت کے لیے آئینی و عملی طور پر اپنی مخلصانہ کوششوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ اور مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان پر حقیقی نفاذ شریعت کا پرچم لگا کر (سابقہ حکمرانوں سے ممتاز) ہمیشہ کے لیے دلوں کے حکمران بن کر زندہ و جاوید ہو جائیں گے۔ اور دسمبر ۱۹۸۴ء کے ریفرنڈم میں قوم سے کیا گیا وعدہ وفا کریں گے، اس اہم منصب کی اولین ذمہ داری سے بطریق احسن عہدہ برآ ہو کر خدا اور رسول کے حضور بھی سرخرو رہیں گے۔

باقی ص ۲۱ پر

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

امریکہ میں ذبیحہ کا مسئلہ

محمد عبد اللہ - کراچی

س: قرآن مجید میں سورۃ مائدہ میں جو حکم آیا ہے کہ آج حلال ہوئیں تم پر سب ستھری چیزیں اور کتاب والوں کا کھانا تم کو حلال ہے۔ (آیت نمبر ۵) جس میں کتاب والوں کی عورتیں مسلمانوں کے نکاح میں لائی جا سکتی ہیں۔ میں امریکہ، نیویارک میں رہتا ہوں وہاں کی اکثر مرغیاں اسرائیل کی ذبح شدہ دستیاب ہیں۔ اسی طرح گوشت عیسائیوں کا ذبح شدہ (اپنے مارکیٹ) میں دستیاب ہے اور حلال گوشت، بڑے جانور اور حلال مرغیاں بھی دستیاب ہیں۔ اور زندہ مرغیاں اور جانور بھی دستیاب ہیں۔ انہیں خود خرید کر اسلامی طریقہ پر ذبح کرنے کا بھی انتظام ہے مگر قدرے دور، وقت طلب ہے۔ مگر اکثر مسلمان جنہیں خدا رسول کا خوف ہے وہ خود ذبح کرکے گوشت استعمال کرتے ہیں۔ یہاں مسلمان اکثر عرب فلسطین، عراق — ایران وغیرہ کے لوگ ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ جب قرآن نے ہمارے لیے اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا جائز اور حلال کیا ہے۔ ان کی عورتوں سے ہم نکاح کر سکتے ہیں۔ قرآن کے فیصلے کے بعد آپ کی چیز کی دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ اور وہ اہل کتاب کے ذبح اور حلال جانور ذبح شدہ میں تو کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ اور بلا ضرورت اسے استعمال کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں درخواست ہے کہ اس میں ذرا وضاحت کریں۔ اور بتائیں کہ ان میں کس کو کونسی صورت اختیار کرنی ہوگی۔ اور دین کا کیا حکم ہے۔

ج: اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے بشرطیکہ وہ معروف طریقہ سے ذبح کرتے ہوں، اور ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیتے ہوں۔ خلاف معمول طریقہ سے اگر مسلمان بھی ذبح کرے۔ یا ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لے تو مسلمان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں۔ اور جو ذبیحہ مسلمان کا بھی حلال نہیں وہ اہل کتاب کا کیسے حلال ہو سکتا ہے۔

آج جو غیر مسلم ذبح کرتے ہیں اول تو یہ معلوم نہیں کہ وہ اہل کتاب بھی ہیں یا نہیں۔ بہت سے لوگ نام کو یہودی یا عیسائی کہلاتے ہیں۔ لیکن نہ کتاب کو مانتے ہیں نہ کسی صاحب کتاب کو ظاہر ہے کہ ان کے ذبیحہ کا حکم اہل کتاب کے ذبیحہ کا نہیں ہو سکتا بہت سے لوگ مشینوں سے ذبح کرتے ہیں۔ ان کا ذبح بھی حلال نہیں۔ بہت سے لوگ اللہ کا نام ذبیحہ پر نہیں لیتے، وہ ذبیحہ بھی حلال نہیں۔ خلاصہ یہ کہ اہل کتاب بھی اگر صحیح اور معروف طریقہ سے ذبح کریں۔ اور ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں تو ان شرطوں کے ساتھ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ ورنہ مردار۔

آغاخانی سے نکاح صحیح نہیں

ڈاکٹر عدیل احمد - کراچی

س: میں ایک مسلم سُنّی اور ایک اسمٰعیلی (آغاخانی) لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیا یہ شادی جائز ہے؟

ج: آغاخانی عقائد مسلمانوں سے مختلف ہیں۔ آپ اس لڑکی کو مسلمان کر لیجیے اور وہ آغاخانی عقائد سے توبہ کر لیں تو آپ کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے، ورنہ اس مردار کو ترک کیجیے کسی مسلمان خاتون سے عقد کیجیے۔ تاکہ آپ کی دنیا بھی درست ہو اور عاقبت بھی درست ہو جائے۔

امتحانات اور نقل

فرخ مرزا حیدر آباد

س: آج کل طلبہ کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ امتحانات میں نقل کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے

ج: امتحانات لینے والوں کی طرف سے نقل کی اجازت نہیں۔ اس لیے نقل کرنے والے چوری اور فریب دہی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

س: زید پورے سال نہیں پڑھتا، مگر امتحانات کے زمانے میں کارتوس (نقل کرنے کی پرچیاں) لے جاتا ہے۔ مزید یہ کہ زید سال بھر محنت کرتا ہے مگر چند چیزیں چھوٹ جاتی ہیں۔ جو وہ نقل کرکے پوری کرتا ہے

اور زید کو پانچ سوال کرنے ہیں جس میں سے اُسے ساڑھے چار سوال کر لیے ہیں۔ مگر آدھے سوال کے لیے اسے نقل کرنا پڑتی ہے

ج: اس پر گناہ دونوں کو ہے۔ البتہ کمی بیشی کا فرق ہے

س: استاد نقل کرنے کی اجازت دیتا ہے تو اس صورت میں اس کو نقل کرنی چاہیے یا نہیں۔

ج: اگر اُستاد کو اجازت نہیں تو بھی خائن ہے اور چوری فریب دہی اور خیانت میں اعانت کرنا بھی گناہ ہے۔ اس لیے ایسا اُستاد خود بھی مجرم ہے۔ اور اس کی اجازت بھی غیر معتبر ہے۔

بچے ماں کے پاس کب تک رہ سکتے ہیں۔

س: زید نے ایک خاتون سے نکاح کیا۔ زبانی کلامی یہ طے پایا کہ زید گھر داماد رہے گا۔ نا اتفاقی سے زید بیوی کو چھوڑ کر چلا گیا۔ وقت مقررہ کے بعد لڑکا پیدا ہوا اور دو سال گزر گئے مگر صلح نہ ہوئی۔ دو سال بعد پھر صلح کرا دی گئی مگر اس دوران کا کوئی خرچہ وغیرہ نہ لیا گیا۔ قسمت کہ چند ماہ بعد پھر نا اتفاقی نے سر اٹھا لیا۔ اب زید نے تنگ آ کر طلاق نامہ لکھ دیا اور گھر چھوڑ کر اپنے والدین کے پاس چلا گیا۔ خاص مدت کے بعد لڑکی پیدا ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ بچے ماں کے پاس کب تک رہ سکتے ہیں۔ یا چھوڑے جا سکتے ہیں؟ اور

باپ کو کتنا خرچ دینا واجب ہے؟ کیا زید صرف بچوں کا خرچہ ادا کرے گا یا مطلقہ کا خرچ بھی ادا کرے گا؟ اگر بچوں کی ماں کھلا خرچ کر رہی ہو تو آیا وہ سب خرچہ باپ کے ذمہ ہوگا؟ یا صرف نان نفقہ کا خرچ ہی ادا کرنا ہوگا۔ شرعی نقطۂ نگاہ سے خرچ کس طرح، کتنا اور کب تک ادا کرنا لازم ہوتا ہے؟

ج: لڑکا سات برس کی عمر تک اور لڑکی جوان ہونے تک والدہ کے پاس رہ سکتے ہیں۔ بچوں کا خرچ باپ کے ذمہ ہوگا۔ مطلقہ کا خرچ عدت تک شوہر کے ذمہ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ عدت شوہر کے گھر پر گزارے۔

اگر بچوں کے نہ لینے اور خرچ نہ دینے کا معاملہ طے ہو جائے۔ تو ٹھیک ہے۔ خرچ باپ کی حیثیت کے مطابق تجویز کیا جا سکتا ہے۔

س: میرے والد صاحب کا انتقال ۱۲ ستمبر کو جمعہ کی رات کو ہوا۔ ہم لوگ جس علاقے میں رہتے ہیں وہاں ہر وقت جھگڑا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے ذہنی سکون برباد ہو گیا ہے۔ کیا ہماری والدہ صاحبہ گھر کو چھوڑ کر کہیں جا سکتی ہیں؟ کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ عدت کے دنوں میں اپنے گھر میں رہنا چاہیے لیکن یہاں کے حالات بہت خراب ہیں۔ گھر سے بھائی باہر جاتے ہیں تو ڈر رہتا ہے کہ راستے میں کوئی مار نہ دے۔

ج: عدت اس مکان پر گزارنا ضروری ہے جس پر شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اگر چار مہینے دس دن تک جیسے وقت گزار لیں۔ تو بعد میں منتقل ہو سکتے ہیں۔

س: کیا شریعت کی رو سے عورت جب بیوہ ہو جاتی ہے وہ ناک سے کیل اتار دیتی ہیں۔ اور چوڑیاں وغیرہ نہیں پہنتی؟

ج: چوڑیاں عدت میں زیور، چوڑیاں اور اچھا کپڑا پہننا، زینت کرنا، سر میں تیل لگانا، کنگھی کرنا، مہندی، سرمہ لگانا وغیرہ ممنوع ہے۔

س: کیا ہم بوقت ضرورت کسی گھر میں کپڑے وغیرہ سلا سکتے ہیں کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ چالیس دن تک کپڑے گھر میں نہیں سلنے چاہئیں۔

ج: گھر میں کپڑوں کی سلائی میں کوئی حرج نہیں۔

س: اگر کوئی جھوٹی قسم کھائے یعنی ایک کام کیا ہو اور جھوٹی قسم کھائے کہ میں نے نہیں کیا۔ تو اس کا کفارہ کیا ہے۔ یا توبہ کرے۔ اور اس کے بعد دوبارہ وہ کام کرے تو کیا کفارہ ہے؟

ج: یہ بھی گناہ کبیرہ ہے۔ اس سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ بس یہی اس کا کفارہ ہے۔

س: اگر مسافر قصر نماز کے علاوہ بقایا نماز پڑھے یعنی سنتیں اور نوافل تو درست ہے؟

ج: اگر فرصت ہو تو ضرور پڑھے اور سفر کی جلدی ہو تو فرائض و واجبات پر اکتفا کرے۔

س: دو ماہ پہلے سے میری اہلیہ کے ہاں چھ ماہ کا مردہ بچہ پیدا ہوا جسے ہم نے بغیر نام رکھے دفنا دیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ نام رکھنا ضروری تھا اب کیا ہو سکتا ہے؟

ج: اب نام رکھ لیجئے۔

س: بعض حضرات نماز میں سورۂ فاتحہ کے آخر میں غیر المغضوب کو غیر المغدوب اور ولا الضالین کو ولا الدالین پڑھتے ہیں اس طرح پڑھنا درست ہے؟

ج: "ض" کا مخرج دال سے الگ ہے جو صحیح مخرج سے ادا کر سکتا ہو۔ اس کو دال سے پڑھنا جائز نہیں۔ اور جو نہیں پڑھ سکتا وہ مشق کرے اگر مشق کے باوجود صحیح نہ پڑھ سکے تو معذور ہے۔

مسلمان کے دل کی آواز

پاکستان میں کتاب و سنت کے مطابق اسلامی نظام حیات کا قیام عمل میں لایا جائے۔

سرزمین پاکستان پر عدل و انصاف، دیانت و امانت، تقویٰ اور پرہیزگاری کا دور دورہ ہو۔

یہاں کے باشندے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور احکامات الٰہیہ کے خود بھی پابند ہوں اور دوسروں کو پابندی کی تلقین و تبلیغ کریں۔

جن چیزوں کے نہ کرنے کا خدا اور اس کے رسول نے حکم دیا ان سے اجتناب کریں۔

یہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت ہو اور ارتداد کی تبلیغ قانوناً اور حکماً جرم ہو۔

لہو و لعب کی مجلسیں اور رقص و سرود کی محفلیں بند ہوں اور شعائر اللہ کا احترام ہو۔

نیکی اور ہر اچھے کام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا جذبہ پیدا ہو۔

بے حیائی، بدکاری، بدمعاشی، عیاشی خواہ علانیہ ہو یا پوشیدہ قانونی طور پر بند ہو۔

زنا، چوری، ڈکیتی، اغوا وغیرہ خواہ امیر کرے یا غریب، جرم ثابت ہونے پر اس کا فیصلہ محمدی شریعت کے مطابق ہو۔

جھوٹ بولنے، جھوٹی گواہی دینے، فریب اور دغابازی کرنے، ایک دوسرے پر تہمت لگانے، کسی کا ناحق مال ہڑپ کرنے، ماتحتوں پر ظلم کرنے، یتیم کا مال کھانے، سود اور سودی کاروبار چلانے نیز ہر قسم کی برائیوں سے معاشرہ پاک ہو۔

مزدوروں اور کاشتکاروں کے مسائل حل کئے جائیں اور ان کو ضروریات زندگی سستے داموں مہیا کی جائیں۔

یقیناً یہ آپ سب کے دل کی آواز ہے۔ (محمد حنیف ندیم)

عالمی مجلس کے رہنما و مبلغین
جناب مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا
مولانا اللہ وسایا صاحب
مولانا نذیر احمد بلوچ صاحب
اور مولانا منظور احمد الحسینی صاحب
مباھلے کے لئے
لندن پہنچ چکے ہیں

مباھلے کا چیلنج منظور

مرزا طاھر کے نام کھلا خط

جناب مرزا طاہر احمد ہیڈ آف دی قادیانی جماعت
ــــ ساکن لندن ــــ

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

جون ۱۹۸۸ء کے وسط میں آپ کا چار سطری بیان مباہلہ کے عنوان سے پاکستان کے اخبارات میں شائع ہوا پاکستان و برطانیہ کے متعدد علماء کرام نے اپنے اپنے طور پر مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کا اعلان کیا۔ ۶ر جولائی ۱۹۸۸ء تک پاکستان کے کسی اخبار نے ان حضرات علمائے کرام کے مباہلہ قبول کرنے کے متعلق آپ کا رد عمل معلوم نہیں ہوا۔ بالآخر عالمی مجلس تحفظ ختم کے چار خدام وقفہ وقفہ سے لندن پہنچے۔ ۹ر جولائی ۱۹۸۸ء کے اخبار "ملت" لندن میں آپ کی طرف سے مباہلہ کا پھر اعلان شائع ہوا۔ پاکستانی اخبارات کی نسبت اس میں کچھ تفصیلات تھیں۔

چنانچہ: ۱۲ر جولائی ۱۹۸۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہم چار خدام نے ایک اخباری بیان اور اشتہار اردو اخبارات لندن کو بھیجا۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۸۸ء کے روزنامہ ملت لندن کے آخری صفحہ پر اشتہار اور ملت لندن کے پہلے صفحہ پر بیان شائع ہوا (جو لف ہذا ہیں) اس وقت ہمیں مباہلہ کی تفصیلات سوائے اخباری بیانات کے معلوم نہ تھیں۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۸۸ء کو رجسٹر ڈاک سے "جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر کے معاندین اور مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا کھلا چیلنج" نامی ۲۷ صفحاتی پمفلٹ اور اس کے ساتھ آپ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری کے دستخطوں سے ۱۴ر جولائی ۱۹۸۸ء کا لکھا ہوا ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا ہوا تھا کہ :-

آپ کا شمار بھی انہی معاندین احمدیت میں ہوتا ہے اگر آپ بدستور اپنے معاندانہ موقف پر قائم ہیں تو آپ کو جماعت کی طرف سے باقاعدہ یہ دعوت دی جاتی ہے کہ آپ اس چیلنج کو پڑھ کر پوری جرأت کے ساتھ اس کی تشہیر کریں"

اس کو اول سے آخر تک غور سے پڑھا، اس میں آپ نے بعض امور کو غلط سلط کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن کی تصریحات ذیل میں پیش خدمت ہیں۔ انہیں ملاحظہ فرمائیں۔ ان تصریحات کے بعد ہمیں کلیۃً آپ کا مباہلہ کا چیلنج قبول ہے۔ ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ نے آمنے سامنے میدان میں آکر مباہلہ کی بجائے

تحریری مباہلہ کا راستہ اختیار کر کے قرآنی تصریحات کو کیوں نظر انداز کیا؟ یہی آپ کے دادا جان مرزا غلام احمد قادیانی سے شکایت تھی کہ انہوں نے بھی پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے سامنے لاہور آنے کی جرأت نہ کی۔ یہی شکایت آپ کے والد گرامی مرزا بشیر الدین سے تھی کہ وہ بھی آپ کی ہی جماعت کے ایک فرد (جو بعد میں مرزائیت سے تائب ہو گئے تھے) مولوی عبد الکریم مباہلہ کے سامنے تشریف نہ لائے۔ مولوی عبد الکریم نے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ آپ کے والد نے قبول نہ کیا۔ انہوں نے "مباہلہ" نامی اخبار قادیان سے شائع کیا۔ ہم مباہلہ کی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتے کہ وہ کن خفیہ امور، رنگین واردات اور سنگین الزامات پر آپ کے والد سے مباہلہ چاہتے تھے۔ تفصیلات اس لیے مناسب نہیں کہ آپ کی طبع نازک پر گراں گزریں گی (اگر تفصیلات کسی کو درکار ہوں تو وہ "تاریخ محمودیت کے چند پوشیدہ اوراق" "کمالات محمودیہ" "ربوہ کا پوپ" "ربوہ کا راسپوٹین" "ربوہ کا مذہبی آمر" "شہر سدوم" وغیرہ نامی کتب کا مطالعہ فرمائے) آپ نے بھی آمنے سامنے نہ آکر اپنے ان اکابرین کی سنت پر عمل کیا ہے۔

آپ نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء میں مباہلہ کا چیلنج دیا۔ قدرت کی شان بے نیازی کہ آپ کے دادا مرزا غلام احمد نے بھی جون ۱۸۹۳ء میں عبد اللہ آتھم عیسائی کو چیلنج دیا تھا۔ جو مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئی دربارہ عبد اللہ آتھم کا حشر ہوا۔ وہی آپ کے اس مباہلہ کا ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز آپ کے دادا نے کہا کہ پندرہ دن سے مراد پندرہ ماہ ہیں اور ان پندرہ ماہ میں عبد اللہ آتھم مر جائے گا۔ اگر نہ مرا تو مجھ کو ذلیل کیا جائے، رو سیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ جب وہ پندرہ ماہ میں نہ مرا تو آتھم کی عیسائی پارٹی نے مرزا قادیانی کا پتلا بنا کر اس کے ساتھ وہی حشر کیا۔

مرزا طاہر صاحب! یقین جانیے کہ اس تحریر کے لکھتے وقت ہمارے قلوب اس طرح ایمان و یقین سے لبریز ہیں کہ صرف ایک سال کی مہلت نہیں اگر ہمیں آپ اپنے ساتھ آگ میں کود جانے کا چیلنج دیتے تو اس کے لیے بھی ہم تیار تھے۔ اگر ہے شوق تو اعلان کیجیے اور پھر حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے ہم دیوانوں کا ذوق جنوں دیکھیے۔ اس بات کو دیوانوں کی بڑ نہ سمجھیں۔ پیدا کرنے والے ذات کی قسم اگر آپ آگ میں چھلانگ لگانے کا چیلنج دیں تو بھی ہمیں آگ کچھ نہیں کہے گی۔ جس پروردگار عالم نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو ٹھنڈا کیا تھا۔ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ کے غلاموں پر بھی آگ کو ٹھنڈا کر دیں گے۔

بہر حال آپ کا میدان میں آمنے سامنے نہ آنا اور جون کے مہینہ کو اپنے مباہلہ کے لیے منتخب کرنا یا قدرت کا آپ سے منتخب کروانا ایسے امور ہیں جس پر ہم اللہ رب العزت کے حضور سجدہ ریز ہیں۔

تصریحات :-

۱۔ آپ نے اپنے پمفلٹ مباہلہ کے صفحہ ۱ پر لکھا ہے "احمدیت کو قادیانیت اور مرزائیت کے فرضی ناموں سے پکارا جاتا ہے"! آنجناب کے معرض وجود میں آنے سے پہلے آپ کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ میں آپ لوگوں کی جماعت کے سالانہ جلسہ پر آپ کے ایک شاعر نے یہ شعر کہے تھے۔

؎ کیا راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی ہیں پکے مرزائی یہی ہیں پکے مرزائی

یہ شعر آپ کے اخبار میں شائع ہوئے اس وقت مرزا غلام احمد قادیانی سمیت کسی مرزائی نے اپنے آپ کو مرزائی کہلوانے پر اعتراض نہ کیا تعجب ہے کہ مرزائی کا خطاب پا کر آپ کا دادا اور اس کے نام نہاد صحابہ تو خاموش رہیں اور آپ اس پر جبیں بجبیں ہوں، آخر کیوں؟ جناب اگر مرزائی یا قادیانی کہنے سے آپ غصہ ہوتے ہیں تو مرزائی قادیانی پر غصہ اتاریں یا حکیم نور الدین پر جس کا قول کلمۃ الفصل کے صفحہ ۱۵۳ پر مرزا بشیر احمد ایم اے آپ کے چچا نے نقل کیا ہے۔ جس میں آپ کی جماعت کے لیے "مرزائی" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

؎ گلہ ان کو دیتے تھے عیب اپنا نکل آیا

آپ کی جماعت کو قادیانی کہنے میں بھی ہمارا مقصود نہیں۔ حکیم نور الدین کی وفات پر آپ لوگوں کا گدی نشین بننے پر اختلاف ہوا۔ ایک گروہ نے لاہور کو اپنا مرکز بنایا، اور دوسرے نے قادیان کو۔ اگر آپ لوگ نہ لڑتے تو یہ لاہوری اور قادیانی کا خطاب نہ پاتے اور یہ بات بھی سمجھ سے بالاتر ہے کہ آپ لفظ قادیانی پر کیوں برا مناتے ہیں؟ آخر مرزا غلام احمد نے بھی تو اپنے نام کے ساتھ قادیانی لکھا تھا۔ اگر قادیانی کا لفظ برا ہے تو جو شخص اپنے نام کے ساتھ اس کو شامل کرتا تھا، اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

ہم آپ کو احمدی اس لیے نہیں کہہ سکتے کہ ایسا کہنا ہمارے لیے ممکن نہیں کیونکہ احمد یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ اس لیے آپ کی امت تو اپنے آپ کو احمدی کہلا سکتی ہے آپ لوگوں کے مرزا کا نام احمد نہیں تھا بلکہ غلام احمد تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ احمد اور چیز ہے غلام احمد اور چیز ہے احمد کے ماننے والوں کو تو احمدی کہا جا سکتا ہے۔ مگر غلام احمد والوں کو نہیں، انہیں غلامی کہیں، غلمدی کہیں، قادیانی کہیں، مرزائی کہیں، کچھ کہیں یا کہلوائیں احمدی ان کو نہیں کہلوایا جا سکتا۔

۲۔ آپ نے مباہلہ کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ مباہلہ کے دو پہلو ہیں ...... ہم ان دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دو طریق پر مباہلہ کا چیلنج شائع کر رہے ہیں ہر مکذب مکفر کو کھلی دعوت ہے کہ جس چیلنج کو چاہے قبول کرے۔

ہمیں آپ کے مباہلہ کے دونوں پہلو قابل قبول ہیں دادا کا بھی اور پوتے کا بھی۔

۳۔ آپ نے صفحہ ۵ پر کہا ہے کہ "ہم سب مکذبین مکفرین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس چیلنج کو غور سے پڑھ کر اس کو قبول کرنے کا اعلان کریں، ہم نہ صرف اس عبارت صفحہ ۸ تا ۹ میں مندرجہ مرزا کے دعاوی کو غلط سمجھتے ہیں بلکہ مرزا قادیانی

نے اپنی کتابوں میں جہاں کہیں جو دعاوی کیے ہیں ان تمام دعاوی میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مفتری، دجال، کذاب لعنتی، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور پختہ ایمان ویقین کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی پر شیطان کا غلبہ تھا۔ اسے کوئی وحی نہ ہوتی تھی وہ کذاب و دجال تھا اگر ہم اس اعلان میں جھوٹے ہیں تو ہمارے پر خدا کی لعنت ورنہ مرزا طاہر اور اس کی تمام روحانی وجسمانی ذریت پہ برسے بشمار۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن

مرزا طاہر آپ کا چیلنج نمبر۲ آپ کے رسالہ مباہلہ کے ص۹ سے شروع ہو کر ص۱۸ پر ختم ہوتا ہے۔ اس میں ص۹ اور ص۱۰ پر ۶ باتوں کا ذکر ہے۔ نمبر۱ مرزا طاہر صاحب آپ نے کہا کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ مرزا خدا تھے۔

نہ جانے مباہلہ کے شوق میں آپ نے اپنے دادا کے دعاوی سے انکار کیوں شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب البریہ ص۱۰۳ پر لکھا ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں واقعی خدا ہوں۔ ص۱۰۴ پر دعویٰ کیا کہ زمین و آسمان کو بھی میں نے بنایا۔ (یاد رہے کہ نبی کا خواب بھی شریعت میں حجت ہے)

نمبر۲ مرزا طاہر صاحب آپ نے کہا کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ مرزا خدا تھے یا خدا کے بیٹے تھے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے کہا کہ اسمع یا ولدی اے میرے بیٹے سن (البشریٰ ج۱ ص۴۹) اور حقیقۃ الوحی ص۸۶ پر کہا کہ مجھے خدا نے کہا کہ انت منی بمنزلۃ ولدی تو مجھ سے میرے فرزند کے مانند ہے۔

نمبر۳: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ مرزا خدا کا باپ تھا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی ص۹۸،۹۹ پر اپنے بیٹے کو خدا جیسا قرار دیا۔ جب مرزا کا بیٹا خدا ہوا تو مرزا قادیانی خدا کا باپ ہوا۔

جناب مرزا طاہر صاحب! اگر طبع نازک پر گراں نہ گزرے تو سینہ تھام کر سنئے کہ آپ کے دادا نے خدا یا خدا کا باپ یا بیٹا ہونے کا ہی دعویٰ نہیں کیا بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وہ کام کیا جو مرد اپنی عورت کے ساتھ کرتا ہے (اسلامی قربانی ص۱۲) مرزا نے کہا کہ مجھے حمل ہو گیا (کشتی نوح ص۴۷) دس ماہ کے بعد درد زہ ہوا (ص۵۱) اور تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۴۳ پر کہا کہ بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے ۔۔۔ تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔

نمبر۴ مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ مرزا قادیانی تمام انبیاء کرام سے بشمول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل و برتر ہے۔ حالانکہ جناب کے دادا مرزا قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی ص۸۹ پر مرزا نے کہا کہ مجھے الہام ہوا کہ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

کیا اس میں تمام انبیاء علیہم السلام سے افضلیت کا دعویٰ نہیں۔ آپ کے باپ مرزا بشیر الدین نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے ص۲۵۷ پر لکھا کہ مرزا بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔ مرزا نے اپنی کتاب نزول المسیح ص۹۹ پر لکھا ہے کہ اگرچہ دنیا میں بہت سارے نبی تھے مگر میں معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔ کتاب درثمین میں اس کا یہ شعر ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اب بتائیے کہ اس نے انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا یا نہیں لیجئے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس شخص نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے ص۴۰ پر لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار تھے اور اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین ص۴۱ پر اپنے نشانات کی تعداد دس لاکھ لکھی ہے۔ اور پھر نصرۃ الحق کے ص۶۳ پر لکھا ہے کہ نشان اور معجزہ ایک چیز ہے۔ ان تینوں حوالوں کو ملائیں تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے معجزات تین ہزار تھے۔ اور مرزا قادیانی کے دس لاکھ تھے۔

مرزا طاہر آپ کو بار بار سوچنا چاہئے کہ اب آپ صحیح کہتے ہیں یا آپ کے دادا جیسے مرزا قادیانی کی موجودگی میں آپ کی جماعت کے ایک شاعر اکمل نے کہا ہے

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(بحوالہ اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

نیز مرزا نے اپنی کتاب الاستفتاء ص۸۵ پر لکھا "اتانی مالم یؤت احد من العالمین" مجھ کو وہ کچھ چیز دی گئی جو دونوں جہانوں میں کسی کو نہیں دی گئی۔

نمبر۵۔ مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا ہے کہ آپ کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ مرزا کی وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شے نہیں۔ لیکن اے کاش اس عقیدہ فاسدہ کی تردید سے پہلے آپ نے مرزا قادیانی کے ان حوالہ جات کو پڑھ لیا ہوتا۔ مرزا نے کہا کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میرے دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن ہے۔ اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں، اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں" (اعجاز احمدی ص۳۰ مطبوعہ)

نمبر۶ مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ مرزا کی عبادت گاہ عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے۔ آپ نے یہاں غلط کہا، دھوکہ دینے کی کوشش کی حالانکہ اصل حوالہ یہ ہے کہ آپ کے مرزا قادیانی نے قادیان کی اپنی عبادت گاہ کو (جسے آپ لوگ مسجد کہتے ہیں) مسجد اقصیٰ قرار دیا اور کہا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ میں مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔

(خطبہ الہامیہ صہ۲۱)

۷: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ قادیان کی سرزمین مکہ مکرمہ کے ہم مرتبہ ہے۔ حالانکہ مرزا نے کہا ہے کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے یعنی مکہ، مدینہ اور قادیان کا۔ (خطبہ الہامیہ صہ۲۰)

مرزا طاہر صاحب! مرزا قادیانی کے اس حوالہ کے بعد فرمائیں کہ آپ کے مرزا کے نزدیک مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور قادیان کی حیثیت ایک جیسی ہے یا نہیں؟ اور ساتھ ہی صرف مرزا طاہر نہیں بلکہ پوری مرزائی اُمّت کو چیلنج ہے کہ وہ قرآن سے قادیان کا لفظ نکال کر دکھائیں ورنہ اقرار کریں کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا۔

لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

۸: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا ہے کہ یہ ہمارا مقصد نہیں کہ سال میں ایک دفعہ قادیان جانا تمام گناہوں کی بخشش کا موجب ہے۔

حالانکہ آپ لوگوں کا صرف یہ عقیدہ نہیں کہ سال میں ایک دفعہ قادیان جایا جائے بلکہ آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ قادیان تمام بستیوں کی ماں ہے (یعنی ام القریٰ) پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی نہ کاٹا جائے پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا ہے کہ نہیں۔

(حقیقۃ الرؤیا صہ۴۶ از بشیر الدین والد مرزا طاہر)

اسی مرزا بشیر الدین نے کہا کہ "جو قادیان نہیں آتا یا کم از کم ہجرت کی خواہش نہیں رکھتا۔ اس کی نسبت شبہ ہے کہ اس کا ایمان درست ہو۔ یہ بالکل درست ہے کہ یہاں (قادیان) میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ الی برکات نازل ہوتی ہیں۔ (منصب خلافت صہ۳۳)

۹: مرزا طاہر صاحب! آپ کا یہ کہنا کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ حج بیت کی بجائے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہی حج ہے حالانکہ آپ کے والد نے کہا "آج جلسہ (قادیان) کا پہلا دن ہے۔ اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔

(برکات خلافت)

اسی قادیان جگہ نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے (آئینہ کمالات اسلام صہ۳۵۲) مرزا قادیانی نے کہا ہے

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین)

اس حوالہ میں حرمین شریفین مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کی طرح قادیان کو ارض حرم قرار دیا جا رہا ہے۔ ان تمام حوالہ جات کو سامنے رکھ کر اب مرزا طاہر آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ نے جن باتوں سے انکار کیا ہے، کیا وہ آپ کا انکار صحیح ہے یا محض دھوکہ دہی اور فریب کاری ہے؟

مرزا طاہر صاحب! آپ نے تقریباً ہر صفحہ پر ایک ایک بات کے اختتام پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ورد کیا ہے۔ آپ کے دادا مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتاب "نور الحق" میں چار صفحات پر صرف لعنت لعنت کا ورد کیا ہے۔ جس کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ آپ کی ذکر کردہ نو باتوں کی وضاحت و حوالہ جات آپ کی ہی کتب سے عرض کر دیئے ہیں۔ اس کے باوجود اگر آپ ان سے انکار کریں تو ان کتابوں کے مصنفین اور آپ سب لوگوں کے لیے بموجب حکم قرآنی، لعنۃ اللہ علی الکاذبین اب اگر ہمت ہو تو مرد میدان بنیں اور آمین کہیں۔

پمفلٹ مباہلہ کے صہ۱ کی آخری سطر سے صہ۱۱ کے آخر تک آٹھ باتوں کا ذکر ہے۔ ذیل میں اس کی وضاحت ملاحظہ ہو۔

۱: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ مرزا قادیانی نے ختم نبوت سے صریحی انکار نہیں کیا۔ حالانکہ مرزا کی کتاب دافع البلاء صہ۱۱ پر ہے کہ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ نیز ایک غلطی کا ازالہ صہ۶ پر کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر دعویٰ نبوت و رسالت ختم نبوت کا صریح انکار نہیں تو اور کیا ہے۔

۲: مرزا طاہر صاحب آپ نے کہا ہے کہ مرزا قادیانی نے قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف نہیں کی، حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صہ۷۶ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ یہ قرآن میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں ایک ہی عبارت سے تحریف لفظی و تحریف معنوی ثابت ہو گی۔

۳: مرزا طاہر! آپ نے کہا کہ مرزا نے روضۂ رسول کی توہین نہیں کی۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صہ۱۱۹ پر کہا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لیے ایک ایسی جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مرزا کی یہ عبارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے یا غار حرا کے متعلق۔ بہرحال بدترین قسم کی سفاکانہ گستاخی ہے۔

۴: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ مرزا نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر کو گوبر کا ڈھیر نہیں کہا۔ حالانکہ مرزا قادیانی اپنی کتاب ضمیمہ نزول المسیح جس کا دوسرا نام اعجاز احمدی ہے اس کے صہ۸۲ پر شیعہ قوم کو مخاطب ہو کر لکھتا ہے کہ "تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کہ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (گندگی) کا ڈھیر ہے) کیا اس میں مرزا نے خدا کے ذکر کو کستوری اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر کو گوہ سے تشبیہ نہیں دی۔ (نامعلوم مرزا طاہر انکار کر کے لوگوں کی آنکھوں میں کیوں مٹی ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے)

۵: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ مرزا نے جھوٹے مدعیان نبوت کا مطالعہ کر کے دعویٰ نہیں کیا۔

طاہر صاحب! آپ یہاں بھول گئے۔ دراصل ہمارا (مسلمانوں کا) موقف یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے باعث اس

کا روحانی رشتہ مسیلمہ کذاب سے ملتا ہے۔ اور ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کا روحانی سلسلہ حضرت صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے۔ پس جھوٹے مدعیان نبوت کا مرزا قادیانی جانشین اور ذرخواہ ہے۔

۶: مرزا طاہر صاحب آپ نے کہا کہ مرزا قادیانی نے انگریزوں کے ایماء پر اسلامی نظریۂ جہاد کو منسوخ نہیں کیا نہ معلوم مرزا طاہر صاحب سیدھے ہاتھ سے کان پکڑنے سے کیوں شرماتے ہیں۔ ہمارے عقیدے کے مطابق مرزا قادیانی پر وحی نہیں ہوتی تھی۔ وہ ایک دجال اور کذاب، مفتری اور کاذب اور کافر تھا۔ اس لیے اس نے جہاد کو منسوخ کیا تو ظاہر ہے کہ انہیں لوگوں کے کہنے پر کیا جن کو منسوخی جہاد سے فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ اور وہ انگریز تھے۔

۷: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ مرزا نے تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ حالانکہ مرزا قادیانی کی یہ عبارت

پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مرزا قادیانی تشریعی نبوت کا مدعی تھا۔ لیجئے۔ عبارت یہ ہے "ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ (اربعین ۴ ص ۶)

۸: مرزا صاحب! آپ نے کہا کہ قرآن کے مقابل پر ہماری کتاب تذکرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی ہم اسے قرآن شریف کے ہم پلہ قرار دیتے ہیں۔

مرزا صاحب! دو امور ہیں ایک یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک اپنی وحی کا درجہ کیا ہے آیا وہ قرآن کے برابر ہے یا نہیں۔ نزول المسیح ص۹۹ پر ہے کہ میں اپنی وحی کو قرآن مجید کی طرح خطاؤں سے پاک سمجھتا ہوں۔ حقیقۃ الوحی ص۲۱۱ پر ہے کہ قرآن شریف کی طرح میں اپنی وحی پر ایمان لاتا ہوں۔ تبلیغ رسالت ص۶۳ اور اربعین ۴ ص۲۵ پر ہے کہ تورات، انجیل اور قرآن کی طرح اپنی وحی پر بھی ایسا ایمان ہے۔"

ان تمام حوالہ جات کو سامنے رکھ کر جلال الدین شمس مرزائی نے کہا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں۔ اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور تورات اور انجیل کا۔

ان حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو گی کہ مرزا قادیانی کی وحی قرآن مجید کے ہم پلہ ہے۔ اب سوال یہ باقی رہ جاتا ہے کہ اس کی وحی کے مجموعہ کا کیا نام ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا نام تذکرہ ہے تو صاف ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک تذکرہ نامی کتاب قرآن مجید کے ہم پلہ ہے۔ اور پھر یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ قرآن مجید کا ایک نام تذکرہ بھی ہے "کلا انہا تذکرۃ" مرزائیوں نے اپنی الہامی کتاب کا نام قرآن نہیں رکھا کہ مسلمان مشتعل نہ ہوں۔ قرآن مجید کا دوسرا غیر معروف نام تذکرہ رکھ دیا تاکہ یہ بھی ثابت کر سکیں کہ یہ ہماری کتاب بھی قرآن ہے۔

ص۸ سے ص۱۱ تک آٹھ باتوں سے مرزا طاہر نے انکار کر کے کہا ہے کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ ہم نے ان تمام باتوں کو مرزا قادیانی کی کتابوں سے ثابت کر دیا اب ہم بھی کہتے ہیں مرزا طاہر بھی کہے کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین تاکہ دنیا کے سب سے بڑے کذاب مرزا قادیانی کی روح پر پھر پور لعنتوں کی بارش ہو ایک بار پھر لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

پمفلٹ کے ص۱۲ پر مرزا طاہر صاحب نے چار باتوں سے انکار کیا۔ ۱: کہ مرزا قادیانی دھوکہ باز و بے ایمان نہیں تھا۔ حالانکہ اس کے دھوکہ باز، بے ایمان، وعدہ خلاف و حرام مال کھانے والا ثابت کرنے کے لیے صرف ایک حوالہ کافی ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ پچاس کتابیں لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس اور پانچ میں صرف نکتہ کا فرق ہے لہٰذا پچاس کا وعدہ پانچ میں پورا ہو گیا۔

(براہین احمدیہ ص۹ ج ۵)

کیونکہ الف) پچاس کتب کے پیسے لیے اور کتابیں پانچ دیں۔ پنتالیس کتابوں کے پیسے کھا گیا۔ حرام خور و بے ایمان ہوا۔ (ب) پچاس کا وعدہ کیا صرف پانچ دیں۔ وعدہ خلافی کی، دھوکہ بازی کی۔ وعدہ خلاف و دھوکہ باز ثابت ہوا۔

۲: مرزا کو گھر کا مال کھانے کی پاداش میں والد نے گھر سے باہر نکال دیا تھا۔ مرزا طاہر صاحب! خواہ مخواہ کیوں غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے معاملہ کو غلط ملط کرتے ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے باپ کی پنشن سات سو روپے اس زمانہ میں وصول کر کے غبن کر لی جس کے باعث شرم کے مارے گھر سے باہر نکلا رہا۔ گھر کا مال بھی غبن کیا اور گھر سے باہر بھی نکلا رہا۔ اس بات کے انکار سے پہلے اپنے چچا مرزا بشیر احمد ایم۔ اے کی کتاب سیرۃ المہدی ص۴۳ ج ۱ ہی کو پڑھ لیا ہوتا۔ تاکہ آپ کو شرمساری نہ ہوتی۔ ۳: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ مرزا کی اکثر پیش گوئیاں اور بعینہٖ وحی الٰہی جھوٹ کا پلندہ ہیں۔

مرزا طاہر صاحب! بلاوجہ خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں، مرزا قادیانی کی اکثر نہیں تمام پیشگوئیوں کو ہم غلط مانتے ہیں۔ اور اس کو وحی الٰہی نہیں بلکہ القائے شیطانی یقین کرتے ہیں۔ اس لیے مرزا قادیانی ہمارے نزدیک اپنے تمام دعاوی میں جھوٹا، مکار، عیار، دھوکہ باز، دجال، کذاب مفتری و بے ایمان تھا۔

۴: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ ہمارے مخالفین کا یہ الزام ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو لاکھوں ایکڑ زمینیں دی گئیں۔

مرزا طاہر صاحب! آپ کیوں بلاوجہ ضد کر رہے ہیں۔ ربوہ کی زمین سر ظفر اللہ نے نہیں دی اور سندھ اور تھرپارکر کی زمین کس نے کس خوش فہمی میں آپ کو الاٹ

کی تھیں۔

ان چار امور کو ذکر کر کے مرزا طاہر صاحب! آپ نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ورد کیا ہے۔ جس کے جواب میں ہم نے تمام حوالے نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ آپ کو اپنا آئینہ دکھایا جا سکے۔ حوالہ جات غلط ہیں تو انکار کی جرأت کریں۔ ورنہ ہماری طرف سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا تحفہ قبول کریں۔

پمفلٹ کے صفحہ ۱۲ کی آخری سطروں سے صفحہ ۱۳ مکمل پر گیارہ باتوں سے انکار کیا ہے۔

۱: جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا نہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب البریہ صفحہ ۳۵ پر انگریز گورنر کو خط لکھا کہ سرکاری انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔"

مرزا طاہر صاحب! مرزا قادیانی صرف اپنی جماعت کو نہیں بلکہ اپنے خاندان کو جس میں اب آپ بھی ہیں انگریز کا خود کاشتہ قرار دے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو پاکستان میں جب گرم ہوا لگی تو آپ نے بھی اپنے مالکان کے ہاں آکر پناہ لی۔ اب انکار چہ معنی دارد۔

۲: قادیانی ملت اسلامیہ کے دشمن نہیں۔

صرف دشمن نہیں بلکہ بدترین دشمن ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور ملت اسلامیہ کی کیا دشمنی ہو سکتی ہے کہ تمام ملت اسلامیہ کو قادیانی جماعت نے کافر قرار دے دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ مرزا طاہر صاحب آپ کے والد کی کتاب آئینہ صداقت کے صفحہ ۳۵ پر ہے کہ

کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" تمام مسلمانوں کو مرزا قادیانی نے کنجریوں کی اولاد لکھا (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷) فرمایئے۔ اس سے بڑھ کر ملت اسلامیہ کی اور کیا دشمنی ہو سکتی ہے

مرزا طاہر نے کہا ہے کہ ہمارے دشمن ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ۳ مرزائیت عالم اسلام کے لیے سرطان ہے ۴ یہ یہودیوں کی اور انگریزوں کی اسلام دشمن سازش ہے ۵ اسرائیل اور یہودیوں کا ایجنٹ ہے۔

مرزا طاہر صاحب! یقین فرمایئے کہ یہ تینوں آپ پر الزامات نہیں بلکہ حقائق ہیں۔ رہتی دنیا تک ہم مسلمان ان کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ آپ اپنے گھر میں بیٹھ کر ان کا انکار تو کر سکتے ہیں مگر حقائق کی دنیا میں سامنا کرنا آپ کے لیے مشکل ہے۔ ۶ یہ کہ یہ جماعت امریکہ کی ایجنٹ ہے۔ اس میں کیا کلام ہے ۱۹۵۳ء کی انکوائری میں ہائیکورٹ کے جج صاحبان کے سامنے پاکستان کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے یہ تسلیم نہیں کیا تھا کہ اگر میں مسلمانوں کے مطالبہ پر چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی آنجہانی کو وزارت خارجہ سے ہٹا دیتا تو امریکہ ایک دانہ گندم کا نہ دیتا۔ اور پھر آج کل امریکہ کی سینیٹ کی وہ کمیٹی جو پاکستان کی امداد کی بندش کی رپورٹیں کر رہی ہے کہ وہاں پاکستان میں مرزائیوں کو کیا جا رہا ہے لہٰذا پاکستان کو امداد نہ دی جائے۔ ان تمام حقائق کے ہوتے ہوئے آپ کا انکار کرنا شدید زیادتی نہیں تو اور کیا ہے۔

۷: اس جماعت اور روس میں خفیہ مذاکرات ۸ اسرائیلی فوج میں مرزائی جماعت کا وجود ۹ چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں موجود ہیں ۱۰ قادیانی شرپسندی کے لیے اسرائیل میں ٹریننگ لیتے ہیں ۱۱ جس میں چار ہزار قادیانی گوریلا تربیت حاصل کرتے ہیں۔ ان تمام امور کا ذکر کر کے مرزا طاہر نے ان سے انکار کیا ہے۔ حالانکہ یہ تمام باتیں صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے نہیں بلکہ پاکستان کے نامور سیاستدان، اخبارات وغیرہ کہہ چکے ہیں۔ اور اخبارات نے فوٹو دیئے ہیں کہ جب اسرائیل میں مرزائی مشن کا ایک سربراہ جانے لگا تو اپنے بعد آنے والے کو تعارف کے لیے اسرائیلی وزیراعظم سے ملوایا۔ یہ تمام فوٹو اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔

کیا مرزا صاحب! آپ اس پر مباہلہ کرتے ہیں کہ اسرائیل میں قادیانی مشن کام نہیں کر رہا۔ مرزا طاہر صاحب کریں انکار ہمت ہے تو میدان میں آئیں۔ آئیں بائیں شائیں کر کے بات ادھر سے ادھر لے جا کر معاملہ کو الجھانا ہی دجل و فریب ہے جس کا حصہ آپ کو اپنے دادا مرزا قادیانی سے ملا ہے۔ اسرائیل میں قادیانی مشن ہے اور یہ کہ یہ یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جن سے آپ جرأت سے انکار کریں ہم جرأت سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہیں۔

مرزا طاہر آپ نے صفحہ ۱۳ پر آٹھ باتوں سے انکار کیا ہے۔

۱: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ یہ درست نہیں کہ ہمارا کلمہ مسلمانوں والا کلمہ نہیں ۲ یہ کہ جب مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔

ان دونوں باتوں سے انکار کر کے آپ نے اپنے مجرم ضمیر کو تو دھوکہ دے سکتے ہیں جن لوگوں کی مرزائیت کے لٹریچر پر نظر ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳ پر کہا ہے کہ مجھے وحی ہوئی محمد رسول اللہ والذین معہ۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام (یعنی مرزا کا) محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔ ظاہر ہے کہ یہ آیت کریمہ قرآن مجید کا جزو ہے۔ اور اس میں محمد رسول اللہ سے مراد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے نہ کہ مرزا قادیانی۔ لیکن مرزا یہ کہتا ہے کہ اس سے مراد میں ہوں۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے لڑکے اور مرزا طاہر کے چچا مرزا بشیر احمد ایم۔ اے نے اپنی کتاب کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸ پر کہا ہے کہ "مسیح موعود (مرزا) کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی ...... مسیح موعود (مرزا) کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے۔ اور بس۔" یہ عبارت صاف صاف پکار پکار کر چیخ چیخ کر مرزائیوں کے عقیدہ کا اظہار کر رہی ہے کہ کلمہ طیبہ میں مرزائیوں کے نزدیک

محمد رسول اللہ کے مفہوم میں مرزا قادیانی بھی شریک ہے — مرزائیوں کے نزدیک جب تک مرزا قادیانی نہیں آیا تھا تو محمد رسول اللہ سے مراد صرف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھی۔ اور مرزا کے آنے کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں مرزا قادیانی بھی شریک ہوگیا۔ پس ثابت ہوا کہ جب مسلمان کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو مسلمانوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد صرف اور صرف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں۔ جس طرح کلمہ طیبہ کے جزاول لا الہ الا اللہ میں رب العزت کی ذات وصفات میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ جو شریک بنائے وہ مشرک ہے۔ اسی طرح دوسرے جز محمد رسول اللہ میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کوئی شریک نہیں جو اس میں کسی کو شریک بنائے وہ بھی مسلمان نہیں۔

اس لیے جب مسلمان کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کا اقرار کرتے ہیں تو ان کی مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں اور جب مرزائی کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہوتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا کلمہ اور ہے مرزائیوں کا کلمہ اور ہے۔ اب ان واضح عبارتوں کے بعد مرزا طاہر صاحب آپ کے انکار پر ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

۳ : مرزا طاہر صاحب نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ہمارا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ کا خدا ہے۔

نہ معلوم مرزا طاہر عمداً جھوٹ بول رہے ہیں یا اس سے دھوکہ دینا مطلوب ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا الہام ہے ربنا عاج، ہمارا رب عاجی ہے۔ مرزا قادیانی نے اس کا ترجمہ نہیں کیا۔ جبکہ لغت میں عاج کا معنی ہاتھی کے دانت یا گوبر ہے۔ ظاہر ہے کہ اس الہام کے ہوتے ہوئے مرزائیوں کا خدا ہاتھی دانت یا گوبر سے بنا ہوا ہے۔ پس یہ عقیدہ خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات کے متعلق نہ محمد رسول اللہ کا ہے اور نہ قرآن کا۔

مرزا طاہر کے والد مرزا بشیر الدین نے کہا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ نے تفصیلاً بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے (مسلمانوں سے) ہمارا اختلاف ہے۔" (روزنامہ الفضل قادیان جلد ۱۹، شمارہ ۱۳، مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

اس حوالہ کو مرزا طاہر پڑھیں اور سوچیں کہ باپ تو کہتا ہے کہ ہمیں مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف ہے۔ اور بیٹا کہتا ہے نہیں۔ اب فیصلہ کریں کہ باپ جھوٹا تھا یا بیٹا جھوٹا ہے۔ جب کہ ہمارے نزدیک دونوں — اور مصداق لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

۴ : مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ہمارے فرشتے وہ نہیں جن کا ذکر قرآن وسنت میں ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے ص ۳۳۲ پر کہا کہ یہ میرے پاس آنے والے کا نام ٹیچی ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

" ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سارو پیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا کچھ نہیں، میں نے کہا کہ آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا ٹیچی۔

اس حوالے سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ مرزا کے پاس آنے والا فرشتہ ٹیچی نامی تھا۔ دوسرا یہ کہ مرزا کا فرشتہ جھوٹ بھی بولتا تھا۔ اس لیے کہ جب مرزا نے اس سے نام پوچھا تو اس نے کہا کہ نام کچھ نہیں۔ اگر نام ٹیچی تھا تو یہ کہہ کہ میرا نام کچھ نہیں۔ اگر نام کچھ نہیں تھا تو دوسری مرتبہ پوچھنے پر ٹیچی نام بتا کر جھوٹ بولا، یا پہلے جھوٹ بولا، یا بعد میں۔ بہرحال جھوٹ بولا۔ تو ٹیچی فرشتہ اور جھوٹ بولنے والا فرشتہ مرزائیوں کا ہو سکتا ہے۔ قرآن وسنت کا نہیں۔ کیونکہ قرآن تو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ لا یعصون اللہ ما امرھم۔ فرشتے معصیت سے پاک ہوتے ہیں۔ جبکہ مرزائیوں کے نزدیک فرشتے جھوٹ بولتے ہیں۔

۵ ، مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے کہ قادیانیوں کے رسول مختلف ہیں۔

حالانکہ چوہدری ظفر اللہ خان کا ٹریکٹ جو مارچ ۱۹۳۳ء میں بتقریب یوم التبلیغ شائع ہوا اس میں ہے کہ

خدا کے راستباز نبی رام چندر پر سلامتی ہو
خدا کے راستباز نبی کرشن پر سلامتی ہو
خدا کے راستباز نبی بدھ پر سلامتی ہو
خدا کے راستباز نبی زرتشت پر سلامتی ہو
خدا کے راستباز نبی کنفیوشس پر سلامتی ہو

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

خدا کے راستباز نبی احمد (یعنی مرزا) پر سلامتی ہو
خدا کے راستباز نبی بندہ بابا نانک پر سلامتی ہو

اب فرمائیے! مرزائیوں کے نزدیک یہ لوگ نبی تھے۔ جبکہ مسلمانوں کے نزدیک قرآن وحدیث میں کہیں ان کا ذکر نہیں اور ظلم یہ کہ مرزا قادیانی کو بھی نبیوں کی فہرست میں مرزائی شامل کرتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کے نزدیک وہ دجال، کذاب، مفتری، کافر، بے ایمان تھا۔

۶ : مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ ہماری عبادت اسلامی عبادت سے مختلف نہیں۔ اس کا جواب اسی بحث کے مد ۲ پر گزر چکا ہے۔

۷ : مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ ہمارا حج مختلف نہیں۔ حالانکہ آپ کے والد مرزا بشیر الدین نے کہا کہ " ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے" (خطبہ جمعہ مرزا محمود مندرجہ برکات خلافت تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء)

شیخ یعقوب علی صاحب بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یہاں (قادیان) آنے کو حج قرار دیا ہے۔ ایک واقعہ مجھے (مرزا محمود کو)

بھی یاد ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف (کابلی) حج کے ارادہ سے کابل سے روانہ ہوئے تھے۔ وہ جب یہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حج کرنے سے متعلق اپنے ارادہ کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ اس وقت کی اسلام کی خدمت کی بے حد ضرورت ہے۔ اور یہی حج ہے۔ چنانچہ پھر صاحبزادہ صاحب حج کے لیے نہ گئے۔ اور یہیں رہے۔ کیونکہ وہ اگر حج کے لیے چلے جاتے تو احمدیت دیکھ سکتے۔ (تقریر جلسہ سالانہ مرزا محمود الفضل قادیان جلد ۲ شمارہ ۸ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۱۵ء)

۵: مرزا طاہر صاحب! آپ نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ ہمارے تمام بنیادی عقائد قرآن و سنت سے جدا ہیں۔ دیکھیے، تمام بحث تفصیل سے پہلے گزر چکی ہے۔ قرآن و حدیث کا واضح حکم کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے آخری نبی ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں رسول و نبی ہوں۔ قرآن و حدیث کی رو سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی حالت میں دیکھنے والے صحابہؓ ہیں۔ جبکہ مرزائیوں کے نزدیک مرزا کو دیکھنے والے صحابہ ہیں۔

- مسلمانوں کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر والیاں ام المومنین ہیں۔
- مسلمانوں کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد، اولاد اہل بیت ہیں۔
- مسلمانوں کے نزدیک سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

— مرزائیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی بیوی ام المومنین
— مرزائیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی اولاد اہل بیت
— مرزائیوں کے نزدیک مرزا کی بیوی سیدۃ النساء ہے۔

غرض یہ کہ مرزائیت کسی مذہب و عقیدہ کا نام نہیں بلکہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین سے مکمل بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ جسے قادیانی احمدیت کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس کی کسی قدر تفصیلات اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

ص۱۵ سے ص۱۸ تک مرزا طاہر صاحب! آپ نے کچھ سیاسی اعمال و افعال کا ذکر کیا ہے کہ ہم لوگ آپ کی جماعت کی طرف یہ الزامات منسوب کرتے ہیں اور آپ نے بڑے شد و مد سے ان کا انکار کیا ہے۔

انصاف کا خون نہ کریں: ان چیزوں کا مباہلہ سے کیا تعلق ہے۔ یہ ساری باتیں آپ میں نہ بھی پائی جائیں تب بھی مرزا قادیانی اور اس کی جماعت غلط اور اس کے عقائد جھوٹ پر مبنی ہیں۔ یہ ساری باتیں آپ میں پائی جائیں تب بھی مرزائیت جھوٹے عقیدہ کی حامل ایک جعلی جماعت ہے یہ الزامات صحیح ہیں تو بھی مرزا قادیانی جھوٹا تھا یہ الزام سیاسی غلط ہیں تو بھی مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔

ص۱۹ سے ص۲۲ تک مرزا قادیانی کی دو عبارتیں اور آخر میں اپنی دعا تحریر کی ہے۔ آپ کے اصل عقائد مع حوالہ جات کی تفصیل کے لیے، قادیانیوں کو "دعوت اسلام" نامی کتابچہ لف ہذا ہے۔ اسے علیحدگی میں پڑھیں اور اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ اصل حقائق کیا ہیں

ضمنی گذارش: بعض جگہ تحریر میں قدرے تلخی آگئی ہے۔ دراصل وہ بھی آپ کی کرم فرمائی کا نتیجہ ہے کہ آپ نے واضح اپنی عبارتوں کے باوجود ناحق انکار کر کے بلا وجہ معاملہ کو الجھایا ہے اور پھر الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے آپ نے مسلمانوں کو غلط کار ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

آخری گذارش: آپ کے مباہلہ کے پمفلٹ کے متعلق جتنی ضروری تصریحات تھیں وہ ہم نے عرض کر دی ہیں۔ ان حوالہ جات کو پڑھیں اپنی کتابوں سے ملائیں۔ تمام تر حوالہ جات صحیح ثابت ہوں تو پھر فیصلہ کریں کہ آپ نے مباہلہ نامی پمفلٹ شائع کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ دینے کی کیوں ناکام کوشش کی ہے۔

مرزا طاہر صاحب! یقین کیجیے کہ یہ تمام تر حوالہ جات ہم نے بڑی دیانت داری کے ساتھ عرض کر دیئے ہیں اللہ رب العزت جن کے حضور ہم سب کو بالآخر پیش ہونا ہے۔ اس کو حاضر و ناظر یقین کر کے دل کی گہرائیوں کے اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے کوئی بھی حوالہ نقل کرنے میں بددیانتی یا اس سے غلط مطلب براری کے لیے خیانت نہیں کی۔ یہ تمام تر آپ کے لٹریچر کے حوالہ جات ہیں۔ اب اگر ہے ہمت تو قرآنی تصریحات کو سامنے رکھ کر جگہ اور وقت کا تعین کریں۔ ہم آپ کے ساتھ آمنے سامنے مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہم اللہ رب العزت کی ذات کو گواہ بنا کر پختہ ایمان و یقین کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس کے تمام تر لایعنی دعاوی سب فریب جھوٹ مکاری و عیاری کا مرقع تھے۔ اس کو وحی الٰہی نہیں بلکہ القائے شیطانی ہوتا تھا۔ وہ اور اس کے سارے ماننے والے ہر دو گروپ لاہوری و قادیانی کو ہم کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مرزا ابوجہل، شیطان کی طرح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا دشمن تھا۔

اس پر آپ جب چاہیں مباہلہ کے لیے ہم تیار ہیں اگر آپ نے جگہ اور وقت کا تعین نہ کیا تو پھر مجبوراً یہ قدم ہمیں اٹھانا ہوگا۔ تاکہ حق و باطل کا ایک بار پھر تصفیہ ہو مباہلہ کے بعد معاملہ ہم اللہ رب العزت پر چھوڑ دیں گے کہ وہ باطل کو مٹانے والا ہے۔ اس عزم کے ساتھ ہم اس تحریر کو ختم کرتے ہیں کہ آپ بھی ہمیشہ اپنے باپ، دادا کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے کبھی بھی ہمارے سامنے میدان میں اگر قرآنی تصریحات کے مطابق مباہلہ نہیں کریں گے۔ نہ آپ کو اس کی جرأت ہوگی۔ آپ نقلی مسیح ہیں۔ اصلی مسیحی نصاریٰ نجران جس طرح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مباہلہ کے لیے نہیں آئے تھے۔ نقلی مسیح قادیانی بھی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کے سامنے کبھی آنے کی جرأت نہیں کریں گے۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار

عبدالرحمٰن یعقوب باوا، اللہ وسایا، نذیر احمد بلوچ
منظور احمد الحسینی

۔ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۸ء خدام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

باطل کون؟

ردّ عیسائیت پر ایک مضمون

تحریر: سعید احمد۔ گلستان کالونی کراچی

حضرت عیسیٰ قرآن کی نظر میں

(۱) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی مثال ہے۔ اس کو مٹی سے بنایا، پھر فرمایا ہو جا پس وہ ہو گیا۔ (پ۳ آل عمران آیت ۵۹)

(۲) ترجمہ: مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ تعالیٰ کا ایک رسول ہی ہے اور اس کا کلمہ جس کو اللہ نے مریم تک پہنچا دیا تھا اور اس کی طرف سے ایک (پیدا کی ہوئی) روح ہے۔ (پ۶ النساء ۴ آیت ۱۷۱)

(۳) ترجمہ: اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے مسیح کو تمام جہانوں کے لیے ایک معجزہ بنایا۔ (پ۱۷ الانبیاء ۲۱ آیت ۹۱)

(۴) ترجمہ: وہ مسیح نہیں ہے مگر برگزیدہ بندہ جس پر ہم نے انعام کیا اور سے بنی اسرائیل کے لیے مثال بنایا۔ (پ۲۵ زخرف ۴۳ آیت ۵۹)

(۵) ترجمہ: اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی مدد کی۔ (پ۳ البقرہ ۲ آیت ۲۵۳)

(۶) ترجمہ: جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنے ایک کلمہ کی جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے بشارت دیتا ہے اور وہ دنیا و آخرت میں بلند مرتبے والا اور اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہے۔ (پ۳ آل عمران ۳ آیت ۴۵)

انبیاء کی عظمت کا اعتراف قرآن میں

(۱) ترجمہ: اور ہم کو نوح نے پکارا، سو ہم فریاد سننے والے ہیں اور ہم نے ان کو اور ان کے تابعین کو بڑے بھاری غم سے نجات دی اور ہم نے باقی انہیں کی اولاد کو رہنے دیا۔ اور ہم نے ان کے لیے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ نوح پر سلام ہے۔ عالم والوں میں، ہم مخلص کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو غرق کر دیا۔ (پ۲۳ الصفت آیت ۸۲-۷۵)

(۲) ترجمہ: اور لوط کو ہم نے علم اور حکمت عطا فرمایا۔ اور ان کو اس بستی سے نجات دی جس کے بسنے والے گندے گندے کام کرتے تھے، بلاشبہ وہ بڑے بدکار اور بدذات تھے اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں شامل کیا۔ بلاشبہ وہ بڑے نیکوں میں تھے۔ (پ۱۷ الانبیاء ۲۱ آیت ۷۵،۷۴)

(۳) ترجمہ: اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑے بھاری غم سے نجات دی اور ہم نے ان سب کی مدد کی سو یہی لوگ غالب آئے۔ اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اور ہم نے ان دونوں کو قائم رکھا اور ہم نے ان دونوں کے لیے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔ ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے کامل ایماندار بندوں میں سے ہیں۔ (پ۲۳ الصفت آیت ۱۲۲-۱۱۴)

(۴) ترجمہ: اور البتہ تحقیق ہم نے داود اور سلیمان کو علم عطا فرمایا اور ان دونوں نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر فضیلت دی۔ اور داود کے قائم مقام سلیمان ہوئے۔ اور انہوں نے کہا کہ اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی کی تعلیم کی گئی ہے اور ہم کو ہر قسم کی تعلیم دی گئی ہے بے شک یہ اللہ تعالیٰ کا صاف فضل ہے۔ (پ۱۹ النمل آیت ۱۶،۱۵)

انبیاء کی توہین انجیل میں

(۱) اور نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے انگور کا ایک باغ لگایا اور اس نے اس کی مے پی اور اسے نشہ آیا اور وہ اپنے ڈیرہ میں برہنہ ہو گیا۔ اور کنعان کے باپ نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آکر خبر دی۔ تب سم نے اور یافت نے ایک کپڑا لیا اور اسے اپنے کندھوں پر دھرا اور پیچھے کو الٹے چل کر گئے اور اپنے باپ کی برہنگی ڈھانپی۔ سو ان کے منہ الٹی طرف تھے انہوں نے اپنے باپ کی برہنگی نہ دیکھی۔ جب نوح اپنی مے کے نشے سے ہوش میں آیا تو جو اس کے چھوٹے بیٹے نے اس کے ساتھ کیا تھا اسے معلوم ہوا اور اس نے کہا کہ کنعان ملعون ہو۔ (پیدائش باب ۹ آیت ۲۰،۲۴)

(۲) اور لوط ضغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا، اور اس کی دونوں بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں۔ کیونکہ اسے ضغر میں بستے ڈر لگا۔ وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا، ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو انہوں نے اسی رات باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں۔ (پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۰،۳۶)

(۳) ہارون نے ان سے کہا، تمہاری بیویوں، لڑکوں اور لڑکیوں کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں ہیں ان کو اتار کر میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ سب لوگ ان کے کانوں سے سونے کی بالیاں اتار اتار کر ان کو ہارون کے پاس لے آئے۔ اور اس نے ان کو ان کے ہاتھوں سے لے کر ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا، جس کی صورت چھینی سے ٹھیک کی۔ تب وہ کہنے لگے اے اسرائیل یہی تیرا دیوتا

ہے جو تجھے ملک مصر سے نکال کر لایا۔ یہ دیکھ کر ہارون نے اس کے آگے ایک قربان گاہ بنائی اور اس نے اعلان کر دیا کہ کل خداوند کے لیے عید ہوگی۔
(خروج باب ۳۲ آیت ۵،۲)

(۴) تب داؤد لوٹا تاکہ اپنے گھرانے کو برکت دے اور ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کی استقبال کو نکلی اور کہنے لگی کہ اسرائیل کا بادشاہ آج کیسا شاندار معلوم ہوتا تھا۔ جس نے آج کے دن اپنے ملازموں کی لونڈیوں کے سامنے اپنے کو برہنہ کیا جیسے کوئی بانکا بے حیائی سے برہنہ ہو جاتا ہے۔ (۲ سموئیل باب ۶، آیت ۲۰)

(۵) اور خداوند سلیمان سے ناراض ہوا کیونکہ اس کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھر گیا تھا۔ جس نے اسے دوبارہ دکھائی دے کر اس کو اس بات کا حکم کیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے۔ پر اس نے وہ بات نہ مانی جس کا حکم خداوند نے دیا تھا۔ (۱ سلاطین باب ۱۱ آیت ۹،۱۰)

نوٹ:- بقول عیسائیوں کے اگر بائبل خدا کا کلام ہے اور قرآن تو خدائے رب العزت کا کلام ہے ہی (اس میں کوئی شک نہیں) تو پھر ان دونوں میں انبیاء کے متعلق اتنے بڑے بڑے تضادات کیوں؟ کیا اللہ رب العزت جھوٹ بولتے ہیں (نعوذ باللہ) کہ اپنی ایک کتاب میں انبیاء کی توہین کردی اور دوسری کتاب میں ان کی توصیف کی (معاذ اللہ) کبھی نہیں یہ اللہ رب العزت کی پاکیزہ ذات پر عیسائیوں کی طرف سے بہت بڑی تہمت ہے۔ انجیل مقدس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے اور ہر باشعور آدمی سمجھ سکتا ہے کہ یہ موجودہ محرف بائبل کبھی خدا کا کلام نہیں ہو سکتا یہ اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے بلکہ مسیحیوں نے خود تیار کی ہے۔ آئیے اب ذرا اسلام اور مسیحیت کا موازنہ بھی دیکھیں۔

اسلام اور مسیحیت کا موازنہ

اسلام	مسیحیت
۱۔ خالص توحید صرف ایک خدا یعنی اللہ کی ذات۔	① خدا، روح القدس اور مسیح تینوں خود مختار ہیں۔
۲۔ حضرت عیسیٰ اللہ کے ایک بندے تھے۔ اور ایک برگزیدہ نبی تھے اور اس کے سوا کچھ نہ تھے۔	② عیسیٰ خدا کے بیٹے تھے۔
۳۔ آدم اور حوا کی لغزش کو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا۔ اس لیے ہر بچہ بے گناہ پیدا ہوتا ہے۔	۳۔ آدم و حوا کا گناہ معاف نہیں ہوا تھا۔ اس لیے جو بچہ گنہگار پیدا ہوتا ہے۔
۴۔ شادی کرنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔	۴۔ شادی کی نسبت بلا شادی رہنا قابل ترجیح ہے اور ہو جانا زیادہ پسندیدہ ہے (متی ۱۹، آیت ۱۰، ۱۲)
۵۔ اغلام بازی گناہ کبیرہ ہے۔	۵۔ برطانیہ میں عیسائی پارلیمنٹ نے اغلام بازی کو جائز قرار دیا ہے۔
۶۔ شراب، سور کا گوشت اور جوا حرام ہیں۔	۶۔ شراب، سور کا گوشت اور جوا جائز ہیں۔
۷۔ ختنہ کروانا لازمی ہے۔	۷۔ سینٹ پال کے کہنے سے ختنہ بالکل ختم کر دی گئی۔

آپ نے اسلام اور مسیحیت کے عقائد پڑھے جو کہ باقاعدہ حوالوں کے ساتھ ہیں۔ اب آپ ان دونوں میں موازنہ کریں، سوچ کر خود فیصلہ کریں کہ باطل کون ہے؟ ہم مسیحیوں سے اپیل کریں کہ وہ بھی دامن مصطفیٰ میں پناہ لے لیں۔ اللہ رب العزت تمام دنیا کے انسانوں کو صحیح راستے کی ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نیشنل بنک کا ایک قادیانی گھپلا باز

محمد اعجاز ——— اسلام آباد

نیشنل بنک آف پاکستان، ریجنل آڈٹ آفس سوک سینٹر اسلام آباد میں ایک مرزائی (قادیانی) افسر ہے جو کہ اپنے مذہب قادیانیت کا کھلے بندوں پرچار کرتا رہتا ہے۔ اور اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ جتنے بھی مرزائی دور دراز اور غیر اہم جگہوں پر بنک میں تعینات ہیں انہیں یہ اپنے دفتر میں اپنے زیر سایہ لے آوے تاکہ مرزائیت کا پرچار منظم طریقے سے انجام دے سکے یہ مرزائی اپنے کارناموں کی وجہ سے کافی مشہور ہے یہ مرزائی کبھی پیپلز فنانس کارپوریشن، ہیڈ آفس، اسلام آباد میں [illegible] میں بطور سیکرٹری، اور کبھی نیشنل ہیڈ آفس منتقل ہوتا رہا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بنک و حکومت ایسے مرزائیوں کو کیوں نواز رہی ہے کیا مرزائی آرڈیننس جس کے تحت ان مرزائیوں کو کافر قرار دیا جا چکا ہے۔ غیر موثر ہو چکا ہے!

یہ مرزائی جب پیپلز فنانس کارپوریشن میں بطور سیکرٹری تعینات تھا، وہاں بھی اس [illegible] کسی سے چھپی بات نہ تھی۔ مرزائیت کا پرچار کرنا مرزائیوں کا

باقی صفحہ ۲۹ پر

بزمِ ختم نبوت

کھلا خط بنام آئی جی پولیس پنجاب لاہور

جناب عالی!

گذارش ہے کہ قادیانی ان دنوں اپنے نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر کی ہدایت پر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے اور انہیں مشتعل کرنے کے لیے شر انگیز حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔

پچھلے دنوں ننکانہ کا ایک قادیانی محمد اشرف نے ایک مسافر بس میں اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کی اور مسافروں میں اپنی مذہبی کتابیں تقسیم کیں۔ حالانکہ صدارتی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت کوئی قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر نہیں کرسکتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے نائب صدر ظفر عباس نے اس بات کی اطلاع تحریری طور پر ڈی ایس پی ننکانہ کو دی جس پر ننکانہ پولیس نے مذکورہ قادیانی کے خلاف صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۵ A / ۲۹۸ C مقدمہ نمبر ۲۰۴ / ۱۶-۵-۸۸ پرچہ درج کرلیا۔ ڈی ایس پی صاحب نے اس کیس کی تفتیش محمد اسلم انچارج پولیس چوکی ننکانہ صاحب کے سپرد کی لیکن مذکورہ انچارج پولیس چوکی ننکانہ نے آج تک اسے گرفتار نہ کیا اور قادیانی ملزم کو ضمانت قبل از گرفتاری کروانے کا موقع فراہم کیا۔

عالی جاہ! محمد اسلم انچارج چوکی پولیس پہلے بھی کئی دفعہ مسلمانوں کو اور خصوصاً مجاہدین ختم نبوت کو تنگ کرتا رہا ہے۔ جس کی زبانی اطلاع کئی بار ڈی ایس پی ننکانہ صاحب کو دی جاچکی ہے

انچارج چوکی پولیس ننکانہ کی اس حرکت سے قادیانیوں کے حوصلے بڑھ چکے ہیں۔ اس وجہ سے محمود احمد قادیانی ساکن ننکانہ کے ہمراہ قادیانی غنڈوں کی طرف سے مجاہدین ختم نبوت کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دی جارہی ہیں جن کی اطلاع زبانی طور پر مقامی انتظامیہ کو دی جاچکی ہے۔

انچارج چوکی پولیس محمد اسلم کے اس اقدام سے شہر میں سخت تشویش پائی جاتی ہے اور امن امان کے نقص کے خطرے کا خدشہ ہے۔ ازیں حالات استدعا ہے کہ مذکورہ انچارج پولیس چوکی ننکانہ فوری طور پر تبدیل کرکے اس کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے عین نوازش ہوگی۔ (شوکت علی شاہد ناظم مجلس)

- خود میں آکر لوگوں کی طرف سے اپنا منہ کج نہ کیا کر۔
- زمین پر اکڑ کر نہ چل۔
- اللہ تو ہر ایک چال باز، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔
- اپنی رفتار میں میانہ روی رکھو۔
- اپنی آواز کو پست اور نرم رکھو

لقمان

اللہ مزید ترقی دے آمین

ایم لطف اللہ ضیاء ۔۔۔ شکر گڑھ

بندہ شروع سے لے کر آج تک ہفت روزہ ختم

نبوت کا خریدار ہے، رسالہ کافی ترقی کرچکا ہے، پوری دنیا میں عالم اسلام کی ترجمانی کرتا ہے، میری دعا ہے کہ اللہ پاک اس کی ترقی میں مزید راہیں آسان فرمادیں۔ آمین۔

شیزان کا مکمل بائیکاٹ

نامہ نگار ہفت روزہ ختم نبوت اشرف فضل۔ کراچی

کوٹ سماہہ (نامہ نگار) ختم نبوت کے کارکنوں اور سید منظور حسین شاہ ڈیلر شیزان کے تعاون سے کوٹ سماہہ میں شیزان کا مکمل بائیکاٹ کردیا گیا ہے۔ جناب منظور حسین شاہ نے آئندہ شیزان کو بالکل فروخت نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ختم نبوت جماعت سے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ سماہہ نے مبارکباد دی ہے۔

مبارک ہو

محمد اسحاق۔ محمدی روڈ۔ شیر شاہ۔ کراچی

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا ہر ہفتے مطالعہ کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ کرتا رہوں گا۔ آپ کو ایسا اچھا اور منفرد رسالہ نکالنے پہ مبارک ہو۔

چھپائی کی طرف توجہ دیں

شیخ عبدالحمید ۔۔۔ ناظم آباد۔ کراچی

میں اس رسالہ کا مستقل قاری ہوں اور اس کا بے چینی کے ساتھ انتظار کرتا ہوں، آپ سے مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ رسالہ ختم نبوت میں بعض اوقات کسی نہ کسی صفحہ یا بلاک کی چھپائی بڑی مدھم ہوتی ہے، جس کے سمجھنے اور پڑھنے میں بڑی دقت اور پریشانی ہوتی ہے۔ امید ہے کہ آپ میرے ان الفاظ پر غور کریں گے۔

رسالہ بہت پسند آیا

محبوب الٰہی شاکر ۔۔۔ مانسہرہ

مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا ہے، میں اس کو پڑھ

شوق سے پڑھتا ہوں، جب سے میں مدرسہ میں داخل ہوا ہوں تو اس کے پڑھنے کا شرف مجھے حاصل ہوا ہے جب سب سے پہلے میں نے اس رسالہ کو پڑھا تو مجھے اتنی خوشی محسوس ہوئی کہ پھر میں ہر ہفتہ اس کا انتظار کرتا۔ میں اکثر اپنا فارغ وقت اس رسالہ کے مطالعہ میں صرف کرتا ہوں اور اپنے دوسرے دوستوں کو بھی پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں۔

بائیکاٹ

نصیر نعیم ۔۔۔۔۔ خانپور

کئی مہینوں سے ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اللہ اور کامیابیاں نصیب فرمائے۔ شیزان کے خلاف جو بائیکاٹ جاری ہے، امید ہے کہ اس سے مرتدوں کی فیکٹری جلد بند ہوگی۔

میں دعاگو ہوں

حافظ محمد اسماعیل۔ کولاچی گھوٹکی

رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ الحمدللہ ختم نبوت رسالہ بڑا بہترین اور کامیاب ہو رہا ہے۔ اس رسالہ میں دین کی معلومات اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں صحابہ کرامؓ کی پرجوش ایمان کی باتیں اور خاص طور پر اس رسالہ نے قادیانیوں کو بے نقاب کیا یہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں قادیانیوں کو خوار کر رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ اس رسالہ میں محنت کرنے والوں کو جزائے خیر دے اور اس رسالہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈنگہ۔ گجرات میں ختم نبوت کانفرنس

ڈنگہ۔ گذشتہ دنوں جامعہ سعیدیہ ڈنگہ ضلع گجرات میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا جلال الدین حقانی آف بھیرہ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم۔پی۔اے چوہدری غلام رسول ایم۔پی۔اے منڈی بہاءالدین، میاں طارق محمود چیئرمین بلدیہ ڈنگہ، سید زبیر احمد شاہ بخاری، مولانا مفتی ضیاء اللہ، مولانا سعید الرحمٰن علوی، مولانا اکرم طوفانی، مولانا قاضی کفایت اللہ میانوی، مولانا عزیز الرحمٰن خورشید اور مبلغ ختم نبوت چوہدری محمد خلیل نے خطاب کیا۔ ختم نبوت کانفرنس ڈنگہ میں پہلی کانفرنس تھی جو الحمدللہ کامیاب ہوئی۔ رات کے ۲ بجے علماء کرام نے خطاب کیا اور سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور دلچسپی سے بیانات سنے۔

بے مثال رسالہ

عابدہ بی بی ۔۔۔۔۔ مانسہرہ

آپ کا رسالہ ختم نبوت ایک بے مثال رسالہ ہے مجھے رسالہ ختم نبوت سے گہری دلچسپی ہے۔ رسالہ ختم نبوت دنیا میں ایک روشنی کی طرح پھیل گیا ہے۔ ہمارے محلے میں سوائے دو تین گھرانوں کے سب پڑھتے ہیں۔ میں بھی ہر ہفتے کا رسالہ خود پڑھ کر اپنے پڑوسیوں کو دیتی ہوں۔ رسالہ ختم نبوت کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس میں سلسلہ وار مضمون کے علاوہ بھی رسالہ ختم نبوت کا ہر مضمون ایک روشنی کی طرح دل کو روشن کر دیتا ہے، جس کے پڑھنے سے واقعی انسان کا دل خود بخود روشن ہو جاتا ہے اور اس رسالہ کو ہمارے گھر والے سب ہی بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ دوسرے کے آنے تک ہم اس کو دو تین دفعہ پڑھ لیتے ہیں۔

بقیہ: قادیانی گھپلا باز

مرزائی بیٹھ کر عزت و احترام کے ساتھ قرآن خوانی کرتا، یہ سرعام کھڑا ہو گیا۔ جبکہ تمام اہل مجلس بیٹھ کر ادب و احترام کے ساتھ تلاوت قرآن پاک کر رہے تھے۔

ہم آپ دین کے رکھوالوں سے اور ناموس رسالت مآب کے جاں نثاروں سے التجا کرتے ہیں کہ اس مرزائی کی ان باتوں کا اور اس کی گستاخانہ جسارت کا سختی سے نوٹس لیں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ اس مرزائی کو اس کی اس گستاخانہ جسارت کی قرار واقعی سزا دے۔ تاکہ یہ دوسرے مرزائیوں کے لیے بھی درس عبرت ہو۔ اور آئندہ کوئی بھی مرزائی ایسی جسارت نہ کرے جو کہ مرزائی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو۔ نیز دیگر مرزائیوں کا بھی قلع قمع کیا جائے۔ جو کہ ایسی حرکتوں میں ملوث ہیں۔ تمام مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے، حساس جگہوں سے ہٹایا جاوے۔ جہاں پر کہ یہ رہتے ہوئے دین دشمن سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ اس مرزائی نے آج تک جو بھی کام اس دفتر میں سرانجام دیا ہے اور جو یہ تنخواہ قومی خزانہ سے وصول کرتا ہے اس کا بھی موازنہ کیا جائے اور جو ناجائز خرچ لاکھوں کے حساب سے اس کی بیماری پر چیک رہا ہے اس کی بھی تفتیش اعلیٰ سطح پر کی جاوے۔ ہم آپ کے مشکور ہیں۔

قدر دولت

[illegible]

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

ایک لطیف حکمت

صوفی ہدایت اللہ، کمی مچن خیل۔

محترم مہینے چار ہیں۔ بلند پایہ فرشتے بھی چار ہیں، افضل الکتب بھی چار ہیں، وضو کے اعضاء (جن کو دھونا) فرض ہے وہ چار ہیں۔ افضل ترین تسبیح کے کلمات بھی چار ہیں۔ یعنی سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر۔ حساب کے بنیادی ستون بھی چار ہیں اکائی، دہائی، سو والے، ہزار والے۔ سال کے موسم بھی چار ہیں، بہار، گرما، خزاں، سرما۔ طبائع بھی چار ہیں، حرارت، برودت، یبوست، رطوبت۔ بدن کے بڑے اجزاء بھی چار ہیں صفرا، سودا، خون، بلغم۔ خلفائے راشدین بھی چار ہیں۔ ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

طلباء کو ہدایت

حافظ محمد اختر ٹالوری، لیاقت پور

طالب علم کو چاہیے کہ غرور تکبر اور خود پسندی کو چھوڑ دے۔

خوش خلق تہذیب یافتہ باوقار اور ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے مسلمان طالب علم سے دوستی رکھیں۔

طالب علم پر لازم ہے کہ نفسانی خواہشات کی طرف مائل نہ ہو۔

اساتذہ اور والدین کا حق بجا لاؤ اور احکامات کی اتباع کرو۔

طالب علم اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔

اپنی زندگیاں ختم نبوت پر نثار کریں۔ اسی میں ان کی فلاح ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کی شان میں

نذیر احمد صدیقی۔ عبدالحکیم

عمرؓ کے نام سے ہم کو محبت ایسے ہیں
جو فاروق اعظم ہیں وہ زاہد پارسا ہیں
لقب سلطنت آیا تھا نشاں دلیروں کا
کہ جن کا نام آتا ہی تھا دل جاتا تھا شیروں کا
فتوحات ذوالنورین ایسی تھی شمشیر چلایا کا
جو حسن کے شہر لیے جو قائل تھے شمشیر والا
وہ اللہ کے نبی سے محبت جرنیل اور غازی تھے
عمر تو شہادت دینا کیا جہاد اور غازی تھے
دریا کے لیے شمشیر جو سربلند رکھتے تھے
طالبوں کے لیے وہ ان گھر بار رکھتے تھے
امامت قوم کی وقت عبادت ان کا حصہ تھی
بوقت جنگ غزوات کی قیادت ان کا حصہ تھی

نماز جمعہ کی برکت!!

محمد عمر رضا فورٹ عباس ضلع بہاولنگر

ایک شخص سمرقند کا رہنے والا بڑا ناتو(ا)ن تھا وہ بیان کرتا ہے کہ میری توبہ کا سبب یہ بنا کہ ایک دن جمعہ کو کئی کام میرے لیے جمع ہو گئے ادھر نماز جمعہ کا وقت بھی قریب آ گیا وہ کام یہ تھے۔ کہ میرا گدھا جنگل کو بھاگ گیا تھا مجھے اس کی تلاش کرنا تھی۔ ساتھ ہی میرا باغ خشک ہو رہا تھا۔ اسے پانی دینے کی ضرورت تھی اس دن پانی کی باری بھی تھی۔ میں سوچ رہا تھا کیا کروں نماز جمعہ پڑھوں یا باغ کو پانی دوں یا گدھے کی تلاش میں جاؤں اتنے میں میرا ہمسایہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ بھائی باغ کو پانی دیتا ہے تو اب موقع ہے ورنہ کافی روز کے بعد پانی کی باری آئے گی۔ ادھر چکی پر میرا آٹا پسا ہوا پڑا تھا اس کو بھی گھر لے جانا تھا آخر کار میں نے سارے کاموں کو چھوڑا اور نماز جمعہ پڑھنے چلا گیا۔ جب جمعہ پڑھ کر گھر واپس آیا تو پتہ چلا کہ ہمسایہ کی زمین کا پانی ٹوٹ گیا اور سارا پانی اس کو سیراب کر گیا اور گدھا جو جنگل میں بھاگ گیا تھا اس کے پیچھے ایک بھیڑیا لگ گیا وہ ڈر کے مارے دوڑا اور گھر آ گیا اور آٹا پسا ہوا بھی خود بخود میرے گھر میں پہنچ گیا کیونکہ ایک شخص غلطی سے میرے دانوں کی بوری پسا لی جب وہ بوری لے کر میرے گھر کے پاس سے گزرا تو میری بیوی نے اپنی بوری پہچان لی۔ اور اسے اپنے گھر میں رکھوالی جب میں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ میرے سارے کام بغیر میرے سرانجام ہو گئے ہیں۔ میں نے سمجھ لیا کہ یہ سب کچھ نماز جمعہ کی برکت سے ہی ہوئے ہیں۔ میں نے گناہوں سے ہمیشہ کے لیے توبہ کی اور سچا پکا نمازی بن گیا اور ساری زندگی نماز جمعہ کو کبھی ترک نہیں کیا۔

برائی کو روکنا ضروری ہے

محمد نبیل ڈسکہ کلاں

نبی کریم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی ناجائز

اس کو ہوتے ہوئے دیکھے اگر اس پر قدرت ہو تو اس کو ہاتھ سے بند کر دے تو اس کو بند کر دے، اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کرے اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت و قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو اس پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

ذہن لڑائیے:

عبداللطیف بھٹی، خانیوال

مندرجہ ذیل فقرات میں ملکوں کے نام پوشیدہ ہیں۔ بوجھیے تو جانیں۔

- شاعر بہت حساس ہوتے ہیں۔
- ہم صرف خدا سے ڈرتے ہیں۔
- خورشید بدری کا بچہ ہے۔
- یہ شعر اقبال کا ہے۔
- آج کل عامر کیسے چلاتا ہے۔
- سفر وسید ظفر ہے۔
- یہ کام جبرئیل منیر کا ہے۔

جواب: عرب، مصر، شام، عراق، امریکہ، روس، جرمنی۔

ایک لطیف حکمت

صوفی ہدایت اللہ، کی چمن خیل

محترم بیٹے چار ہیں، افضل الکتب بھی چار ہیں وضو کے اعضاء (جن کا دھونا) فرض ہے وہ بھی چار ہیں، افضل ترین تسبیح کے کلمات بھی چار ہیں۔ یعنی سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر۔ حساب کے بنیادی ستون بھی چار ہیں۔ اعداد ہندسے دہائی والے، سو والے، ہزار والے ہم ہیں۔ سال کے موسم بھی چار ہیں، بہار، گرما، خزاں، سرما۔ طبائع بھی چار ہیں۔ حرارت، برودت، یبوست، رطوبت۔ بدن کے بڑے اجزا بھی چار ہیں۔ صفرا، سودا، خون، بلغم۔ خلفائے راشدین بھی چار ہیں۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

تین بڑے گناہ

محمد اسماعیل، کراچی

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میں تم کو بڑے گناہ بتاؤں!

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے۔

آپ نے فرمایا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا خبردار ہو جاؤ۔ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا اور آپ برابر اس کی تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش آپ خاموش ہو جاتے۔

(بخاری، مسلم)

اپنے مال کو برباد مت کرو۔

شہزادہ یوسف، جماعت نہم بدھا گورایا

حدیث شریف میں ہے کہ!

"جس مال میں سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے، اور اسی میں مل جلا رہے تو وہ مال کو تباہ کر کے چھوڑتی ہے"

اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالنا ہر صاحب نصاب کا مسلمان پر لازم ہے۔ جو شخص زکوٰۃ نہیں نکالتا اس حدیث پاک کی رو سے ایک نہ ایک دن ایسے شخص کا مال ضرور تباہ ہو کر رہے گا۔ جو شخص زکوٰۃ نہیں نکالنا چاہتا دراصل وہ اپنے مال کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو جن پر زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے زکوٰۃ نکالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبلیغ کی برکت:

حافظ ثناءاللہ ساجد، شجاع آبادی

میرے ایک دوست جو کہ تبلیغی جماعت میں رہتے ہیں انھوں نے مجھے بتایا کہ پشاور میں ایک آدمی تبلیغ اسلام کی خاطر جماعت کے ساتھ چلا گیا۔ اس کی ایک خوبصورت بھینس تھی اور وہ دودھ بھی بہت دیا کرتی تھی ایک روز ایک چور کا ادھر سے گزر ہوا اس نے موقع پاکر رات کے وقت بھینس کھول لی۔ اور چلا گیا۔ گھر جاکر اس نے برتن سنبھالا اور دودھ دوہنا شروع کیا۔ مگر خدا کی قدرت دودھ کی جگہ خون نکلنے لگا۔ وہ چور بہت پریشان ہوا۔ اس نے بار بار کوشش کی لیکن وہی خون باہر نکلتا آخر کار وہ تنگ آگیا اور جہاں سے وہ چوری کر کے لایا تھا۔ وہاں گیا علاقے کے لوگوں سے پوچھا کہ اس گھر کا مرد کہاں ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ تبلیغی جماعت کے ساتھ گیا ہوا ہے۔ تو اس نے بھینس بھی واپس کر دی اور اس آدمی کے واپس آنے تک روزانہ دودھ بھی دیتا رہا۔

نتیجہ: جو شخص خدا کے راستے میں نکلتا ہے اللہ پاک اس کے مال کی حفاظت خود کرتا ہے۔

دوستی:

ثریا انجم ہائی اسکول، انسہرہ

دوست کو آسانی کے ساتھ کھویا جا سکتا ہے لیکن پایا نہیں جا سکتا۔ اچھے دوست کو کھونا اپنے آپ کو کھونا ہے ہمیشہ دوست کی دوستی دیکھو عیب

باقی صفحہ پر

اخبار ختم نبوت

حضرت الامیر رہبر شریعت و طریقت خواجہ خان محمد مدظلہ کا چار روزہ دورہ صوبہ سرحد

رپورٹ محمد شعیب گنگوہی

حضرت امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیر طریقت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ سے چار روزہ دورہ پر صوبہ سرحد کے لئے تشریف لے گئے جہاں مقامی جماعتوں نے حضرت کی آمد سے قبل جامع پروگرام طے کئے تھے۔

خانقاہ شریف سے روانگی سہ پہر ہوئی اور ضلع اٹک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس کی صدارت کے لئے حضرت مدظلہ کا رات وہاں گئے اب پہنچے جہاں مرکزی مبلغین حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر حضرت مولانا اسعد و صاحب حضرت مولانا قاضی اللہ یار اور ان کے علاوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی پہلے ہی اٹک پہنچ چکے تھے۔ ان حضرات کے ولولہ انگیز خطابات ہوئے۔ ضلع اٹک میں حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب کی زیر سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک اور شبان ختم نبوت کے جیالے نوجوان بڑے ہی تندہی اور جوش و ولولے کے ساتھ مرزائیت کے خلاف ہر محاذ پر تعاقب میں مصروف ہیں۔

ایک تحریک ... اور قادیانیت کے خلاف ... بڑی سرگرمی سے مصروف عمل ہیں۔ ایبٹ آباد سے حضرت امیر مرکزیہ ... ایبٹ آباد ... ٹی کالونی کی جامع مسجد تشریف لے گئے جہاں کے کارکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شبان ختم نبوت کے مجاہدین نے حضرت سے ملاقات کی۔ بعد ازاں یہ قافلہ حضرت قاضی شمس الدین صاحب کے دولت خانہ درویش کی جانب روانہ ہوا۔ پرتکلف چائے سے قاضی صاحب نے تواضع فرمائی اور وہاں سے صاحبزادہ محمد عابد صاحب اور خالد صاحب ... اسلام آباد سے تشریف لے آئے تھے ان کے ہمراہ اسلام آباد روانہ ہوگئے۔ دفتر ختم نبوت میں مختصر قیام فرمایا اور علی الصبح اسلام آباد سے خانقاہ سراجیہ واپسی ہوئی۔

ختم نبوت یوتھ فورس کے زیر اہتمام جلسہ

ایبٹ آباد (منظور احمد شاہد آسی) ختم نبوت یوتھ فورس کا مرکز کالج ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ضلع کونسل کے وسیع و عریض ہال میں ختم نبوت یوتھ فورس کے یوم تاسیس پر جلسہ ہوا جس سے مقامی علماء کرام، وکلاء، دانشور ... نے بھی خطاب

چناب کارپٹس

ڈیلرز

قائدآباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○

یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

پلین وولن کارپٹ کی خریداری پر وولن قائدآباد کا جائے نماز مفت حاصل کریں

حیدری ۱۳ این آر ایونیو۔ ایس ڈی ایلاک جی برکات

نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر: ۶۲۶۸۸۸

کیا جلسہ ۱۰ اکتوبر بعد از ظہر ضلع کونسل کے ہال میں منعقد ہوا جلسہ ضلع کونسل جناب سردار حیدر زمان صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ کونسل کے در و دیوار لہلہاتے ہوئے دستوں کو تحریروں، بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ مہمان خصوصی سفیر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب جونہی ہال میں داخل ہوئے پورا ہال احتراماً کھڑا ہو گیا۔ جلسہ سے مفتی محمد ادریس صاحب ایڈووکیٹ، سردار بہادر ایڈووکیٹ، ... رحمتی نے بھی خطاب کیا۔ مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا صاحب نے جب اپنا بیان شروع کیا تو اکثر سامعین پر عجیب کیفیت طاری تھی جو چشم نم تھے اور تمام ہال مولانا اللہ وسایا صاحب کی تقریر کے دوران ہمہ تن گوش تھا۔ مہمان خصوصی نے ختم نبوت یوتھ فورس کے عہدے داروں سے حلف لیا جو تحریر شدہ کہ ہم اپنی زندگی ختم نبوت کے لیے وقف کر دیں گے چھ سو کے قریب کرسیاں لگائی گئی تھیں جو پر تھیں جبکہ کافی تعداد میں سامعین کھڑے تھے

ایبٹ آباد کی تقریب میں یہ ایک منفرد تقریب تھی۔ مولانا محمد ایوب صاحب و محمد ...، مولانا شفیق الرحمان صاحب صدر ختم نبوت یوتھ فورس سردار بہادر ... کا کام مرکز کا ... ایبٹ آباد شامل تھے آخر میں ملک محمد یونس صاحب صدر انجمن شہریان ایبٹ آباد نے ختم نبوت یوتھ فورس کے عہدیداروں کو میڈل دیئے۔

... یہ آبرو ... ہے تم ...

مانسہرہ ... احمد شاہ، نمائندہ خصوصی ...

ایبٹ آباد، مانسہرہ، کوہستان، سوات کے پورے سرکل کے انچارج ایم وہاب کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہزارہ ڈویژن کے رہنماؤں کے مطالبہ پر حالات خراب ہونے سے قبل ہی دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے تبدیل کر دیا۔ ایم وہاب مشہور ... ڈاکٹر ... کا سرکل انچارج تھا۔ ... کا تبادلہ ایبٹ آباد کر دیا گیا جو نئی

مذکورہ افسر ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کے کانوں میں بھنک پڑ گئی کہ آنے والا قادیانی ہے چنانچہ اس کی آمد کے ساتھ ہی عالمی مجلس کے رہنماؤں نے ... جماعت میں جلسوں میں اخباری بیانات میں مذکورہ افسر کے خلاف تحریک شروع کر دی۔ مذکورہ شخص بدحواسی کا شکار ہو گیا کیونکہ اس نے قبل ملازمت نہایت اطمینان سے کی تھی اور ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ مذکورہ افسر مذبذب کا شکار ہو گیا ہر ... ایک ہی صدا تھی کہ ایم وہاب کو برطرف کیا جائے۔ مذکورہ افسر جب بھی یونائیٹڈ بینک کی ذیلی برانچوں کے معائنے کے لیے جاتا تو بینک کا عملہ نہ تو ایم وہاب سے مصافحہ کرتا اور نہ ہی سلام کرتا ... اس کی زندگی میں بھی وقت ... دیکھا جو جوتوں کو ... یاد آیا .....

ایم وہاب نے ... ہاتھ پاؤں مارے ... کے

باقی صفحہ ۳۰ پر

اخبار ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس اور پوری ملت کا اس پر اجماع ہے

تمام مسلمان اس عقیدے کے تحفظ کیلئے متحد ہو جائیں مجلس تحفظ ختم نبوت کی تقریب سے علما کا خطاب

مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمگیر اور ہمہ گیر تنظیم ہے جو دنیا بھر میں ناموس رسالت کا تحفظ اور قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے آئندہ چند سالوں میں فتنہ قادیانیت کا خاتمہ ہو جائے گا ان خیالات کا اظہار مولانا عزیز الرحمن جالندھری مولانا محمد منیر الدین، مولانا قاری انوار الحق حقانی اور مولانا نذیر احمد تونسوی نے مجلس کے صوبائی دفتر کے افتتاح کے موقع پر کیا جو گزشتہ رات آرٹس اسکول روڈ پر واقع مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کی افتتاحی تقریب سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمی تبلیغی جماعت ہے جو اتحاد امت اور تردید قادیانیت کے لیے کام کر رہی ہے مجلس نے ملک میں دو مرتبہ قادیانیوں کے خلاف تحریکیں چلائیں جس میں کامیابی ہوئی لیکن اب تک بہت سے امور تشنہ تکمیل ہیں مجلس کی بنیاد ہمارے اکابر علماء نے رکھی جس کی سرپرستی مشائخ اور پیران طریقت نے کی ابتداء میں مجلس کا بجٹ سو روپے روزانہ تھا اس وقت مجلس ایک عالمی تحریک ہے جس کے اندرون اور بیرون ملک سینکڑوں دفاتر موجود ہیں اب یورپ اور جنوبی افریقہ میں مجلس کی شاخیں قائم ہیں مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ مجلس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام رہا ہے کہ اس کو ہر محاذ پر کامیابی ہوئی کیونکہ یہ جماعت خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے لئے کام کر رہی ہے یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے مجلس کے رضاکاروں اور معاونین پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام رہا ہے انہوں نے کہا کہ الحمد للہ اس وقت مجلس کے ملک میں سو سے زائد تبلیغی دفاتر بارہ دینی مدارس دو ہفت وار جریدے سو سے زائد مبلغین موجود ہیں مجلس ہر سال لاکھوں روپے کا لٹریچر تقسیم کرتی ہے انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مجلس سے تعاون کریں اور شافع محشر کی شفاعت کے حقدار بنیں مجلس کے صوبائی امیر مولانا محمد منیر الدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہر حالت میں مدد کرتا ہے ہمیں اپنے عادات

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ
ختم نبوۃ
سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء
الحاج قاری حکیم محمد یونس (ایم اے)
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی ـــــ اَفتخارُ الاطباء
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سُچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب
موسم گرما، ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/اے سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

دوسرے مسلمان بھائی کو تکلیف نہیں دینی چاہیئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا قاری انوار الحق حقانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے تمام امت کا اس پر اجماع ہے تاریخ اسلام میں مسلمانوں نے مسئلہ ختم نبوت پر ڈاکہ مارنے والے افراد کو کبھی معاف نہیں کیا سب سے پہلے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارقین ختم نبوت کے خلاف جہاد کیا اس جہاد میں بارہ سو صحابہ کرام شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ صحابہ کرام تھے تاریخ اسلام میں کسی جنگ میں اتنی بڑی تعداد میں صحابہ کرام شہید نہیں ہوئے اس سے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کا علم ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کے خلاف حضرت انور شاہ کاشمیری اور پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف نے جہاد شروع کیا قیام پاکستان کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں تحریک چلی ۱۹۵۳ء کی تحریک میں ۲۵ ہزار سے زیادہ مسلمان شہید ہوئے لاہور کے گلی کوچوں میں شہداء کا خون بہا ایک اذان پر ۲۲ سے زائد مسلمان شہید ہوئے ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کی قیادت میں تحریک چلی، قومی اسمبلی میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی میں تحریک کی قیادت کی عوام کی منتخب قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اس ترمیم پر حزب اختلاف حزب اقتدار دائیں اور بائیں بازوؤں کے تمام ممبران نے دستخط کئے انہوں نے کہا کہ قادیانی بلوچستان پر قبضہ جمانا چاہتے تھے یہ بات ریکارڈ پر ہے لیکن یہاں کے غیور عوام نے ان کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ مولانا انوار الحق حقانی نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو حضورؐ کی ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے مجلس کے رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ مجلس دنیا کے ہر ملک میں قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے چاند پر بھی ہم حضورؐ کی ختم نبوت کا جھنڈا لہرائیں گے انہوں نے مجلس کے تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ شافع محشر کی شفاعت کے حقدار بن گئے ہیں دعا پر تقریب کا اختتام ہوا اس سے قبل نئے دفتر میں قرآن خوانی ہوئی تقریب میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا عبدالواحد مولانا رحمت اللہ پنجگور والے حافظ حسین احمد، مولانا نور محمد، مولانا آغا محمد شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی، مولانا عبدالرزاق، مولانا قاری شیر محمد، خان عبدالغفور خان درانی، حاجی فضل قادر شیرانی، حاجی دوست علی، ڈاکٹر نور محمد، ڈاکٹر نظام الدین بابا تیرزی، عبدالحمید حرمزی عنایت اللہ خان بازئی چوہدری اعجاز یوسف ایڈووکیٹ سوسجا دید ایڈووکیٹ، جاوید محمود غزنوی ایڈووکیٹ، حاجی سید اختر شاہ، جماعت اسلامی کے رہنما مولوی عبدالمجید خان، ڈاکٹر محمد ابراہیم ڈاکٹر ایم اے پرویز سوری، راحت ملک، مولانا عبدالرحیم رحیمی، ماسٹر محمد سعید سٹی مجسٹریٹ، رحیم شاہ عبداللہ زئی، عبدالسلام مدنی ایڈووکیٹ چوہدری محمد شریف ہیر اورنگ زیب ایڈووکیٹ، زاہد مقیم انصاری ایڈووکیٹ سید وزیر آغا، راجہ مقبول حسین اور دیگر سینکڑوں معتبرین نے شرکت کی۔

بقیہ: قادیانی گھپلا بازی

اپنے دفتر میں تبدیل کر والینا اور کارپوریشن کے فنڈز کو مرزائیوں کی فلاح و بہبود پہ خرچ کرنا اور مرزائیت کا پرچم بلند رکھنا اس کا کام تھا۔ جس کی بازگشت اس وقت قومی پریس میں بھی آتی رہی تھی۔

ایک زندہ مثال دے رہا ہوں جس سے اگر حکومت وقت کا کوئی بھی محکمہ اس کے کالے دھندے کی تحقیقات کرے تو وہ بڑی آسانی کے ساتھ معلوم کر سکتا ہے کہ اس مرزائی نے "رحیم ڈرگ سٹور سوک سنٹر، اسلام آباد" میں لاکھوں روپیہ (مبلغ پانچ فی صد منافع ماہانہ کے طور پہ) کہاں سے لگایا ہوا تھا! یہ مرزائی رحیم ڈرگ سٹور میں دوسرے لوگوں کو بھی کیوں پھنسواتا رہا؟ ان لوگوں کا خون و پسینہ سے کمایا ہوا پیسہ کیوں ڈبوا دیا؟ اس کا رحیم ڈرگ سے کیا واسطہ تھا۔ بہت ساری مثالیں اور ہیں، جن میں اگر چھان بین کی جاوے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاوے گا۔ اس کالے دھندے میں اس کا پورا خاندان ملوث ہے۔

اس قادیانی کے معدہ کے کینسر کا آپریشن کچھ عرصہ پہلے جب کہ یہ ملتان میں فائز ہوا تھا۔ تمام کا تمام خرچ جو کہ لاکھوں روپوں بنتا ہے بنک نے برداشت کیا۔ بنک کی انتظامیہ نے مرزائی نواز پالیسی اختیار کرتے ہوئے اس مرزائی کا اسلام آباد تبادلہ کر دیا۔ اس دفتر میں جس میں کہ پہلے

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
جیولرز عارفی
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman.
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

ری شاف کی زیادتی ہے اور وہاں پر ماسوائے ٹیلی فون کرنے کے ائرکنڈیشنڈ روموں میں بیٹھنے کا تبادلہ اس دفتر میں ہوا ہے، یہ قادیانی درج ذیل کارنامے سرانجام دے رہا ہے۔ تحقیق ضروری ہے۔

ا۔ دفتر سے اپنی مرضی سے بغیر اطلاع دیئے غائب رہتا ہے دنوں کے حساب سے کہ اس (مرزائی) کی طبیعت خراب ہے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہے۔

ب۔ اگر یہ کبھی کبھار دفتر آتا ہے تو وہ بھی صرف گھنٹہ دو گھنٹہ کے لیے۔ جب کہ اس نے بیرون ملک یا پھر بیرون اسلام آباد سرکاری خرچ پہ ٹیلی فون کالیں کرنی ہوتی ہیں اپنے نجی کاموں کے لیے اور مرزائیت کے پرچار کے لیے

سمجھ میں نہیں آتا کہ اس "معذور باتقی" کو "تحفیہ باتقی" کے طور پر ابھی تک بنک نے کیوں ملازمت میں رکھا ہوا ہے اگر کوئی دوسرا شخص یا ملازم اسی طرح کی بیماری میں مبتلا ہوتا تو بنک انتظامیہ کوئی بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اسے میڈیکل بورڈ آؤٹ کر دیتی۔

جو بھی اخراجات لاکھوں میں اس مرزائی کی بیماری پر آرہے ہیں وہ بنک برداشت کر رہا ہے۔ کیا یہ مرزائی قومی خزانہ کو جان بوجھ کر نقصان نہیں پہنچا رہا! کیا نیشنل بنک انتظامیہ قادیانی سٹیٹ تو نہیں ہے!

اس قادیانی کا ایک بھائی بھی بنک میں ہے جس نے اپنے اثر و رسوخ سے ایک نہایت ہی حساس برانچ کا منیجر لگوایا ہوا ہے۔ جہاں پر کروڑوں کا لین دین ہوتا ہے۔ اور مرزائیت کا پرچار اپنے بھائی کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے کر رہا ہے اور دیگر مرزائیوں کو جو کہ بیرون ملک سے آتے ہیں نوازتا ہے

میں صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ اس مرزائی نے کس طرح شعائر اسلام کی کھلے عام توہین کی ہے اور تمام امت مسلمہ کی دل آزاری۔ اس واقعہ کی گواہی دفتر کا ہر فرد دیوار دے گی۔

در جناب ہمایوں اختر عادل ممبر ایگزیکٹیو بورڈ نیشنل بنک آف پاکستان، جب فوت ہوئے تو ان کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے کے لیے دفتر میں قرآن خوانی کرائی گئی تھی۔ جہاں پر کہ یہ قادیانی وارد ہو گیا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے بیہودگی کرنے لگ گیا۔ وہ بھی اس طرح کہ بجائے یہ

باقی صفحہ ۲۳ پہ

بقیہ: ختم نبوت یونیورسٹی تک

ملے کو ڈرانے دھمکانے اور زیر کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ نہ ہو سکا۔ بالآخر لوٹ کے بدھو گھر کو آئے کے مصداق ایم وہاب کو تبدیل کر دیا۔

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" ضلع مانسہرہ کے امیر مولانا عبداللہ خالد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے جنرل سیکرٹری مولانا سید انصر علی شاہ صاحب نے پاکستان بنک کونسل اور تعاون کرنے والے علماء کرام کو مبارک باد پیش کی۔

بقیہ: ضیاء الحق

اگر اس اور شریعتیں کی آڑ میں مستقبل کے لیے کوئی وسیاسی مصلحت کار ... تو بی کا یہ دبے پاؤں چال کامیاب نہ ہو سکے گی کیونکہ علماء کچھ کچھ خطرہ محسوس کر رہے ہیں اور قوم کو بیدار کر چکے ہیں لیکن اگر صدر واقعی شریعت کا وعدہ وفا کرتے اور ریفرنڈم ۱۹۸۴ء کا قرض چکا دینے میں مخلص ہیں تو شریعت کا عملی نفاذ عمل میں لانا ضروری ہوگا عمل سے ثابت کر دکھانا ہوگا اور یہی ایک راستہ ہے صدر ضیاء کے قرض اتارنے کا اور دلوں میں گھر کرنے کا۔

بقیہ: معجزات

نے وہاں کے حالات پوچھے تو قافلہ والوں نے بتایا کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے ان کا نام احمد ہے وہ اپنے آپ کو خدا کا بھیجا ہوا نبی بتاتے ہیں۔ میں نے سمجھ لیا ہے کہ بت کے شکم سے انہی کے متعلق آواز آئی تھی، اور اشعار سنائی دیتے تھے چنانچہ میں نے سواری کا انتظام کیا، اور سامان سفر تیار کر کے روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضور کی صورت مبارک دیکھتے ہی میرا دل مائل ہو گیا۔ اسلام قبول کر لیا۔

آنحضور نے پوچھا تمہارا اور بھی کوئی مقصد ہے؟

میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میرے تین مقصد اور بھی ہیں اول یہ کہ مجھے گانے بجانے اور زنا کا شوق ہے۔ دوم یہ کہ ہمارے ملک میں زبردست قحط ہے۔ سوم یہ کہ میرے اولاد نہیں ہے مجھے اولاد کی تمنا ہے، آپ ان تینوں سے نجات کے لیے دعا فرمائیے۔

آنحضور نے دعا فرمائی کہ اے اللہ گانے باجے کی بجائے اس کو قرآن کی تلاوت کا شوق اور قرآن پڑھنے کی توفیق دے، زنا اور حرام کار عورتوں کے بجائے اس کو حلال عورتیں اور اس کو شرم و حیاء عطا کر، اور اس کو اولاد بھی عطا فرما۔

مازن کا بیان ہے کہ آپ کی دعا کی برکت سے ہمارا ملک سرسبز اور شاداب ہوا، میرے عیب دور ہو گئے اور چار حسین عورتیں میرے نکاح میں آئیں، اور حیان جیسا نیک اور لائق لڑکا خدا نے مجھے عطا کیا۔

بزار، ابو نعیم اور ابن سعدؒ نے جبیر بن مطعمؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہم بوانہ میں ایک بت کے پاس بیٹھے تھے ہم نے بت پر ایک اونٹ ذبح کر کے چڑھایا۔ اچانک بت کے شکم سے اس طرح کی آواز آئی کہ

"خبردار! ہوشیار ہو جاؤ، بڑی تعجب خیز اور حیرت انگیز بات ہے پہلے آسمانی خبروں کو جن چرایا کرتے تھے لیکن اب ان کی یہ چوری ختم ہو گئی کیونکہ خدا کی وحی اترنے لگی اور اب چرانے والوں جنوں پر انگاروں کی مار پڑتی ہے۔ کیونکہ مکہ میں احمد نام کے ایک نبی برحق پیدا ہوئے ہیں وہ مدینہ یثرب کی طرف ہجرت کریں گے"

جبیرؓ کہتے ہیں کہ ہم سب تعجب کرتے ہوئے وہاں سے اٹھے اور اس واقعہ کے چند ہی روز بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا چرچا ہو گیا۔

نعت

چھا رہی ہے گھٹا مدینے کی — آگئی رُت پلانے پینے کی

نہیں حسرت زیادہ جینے کی — زندگی چاہیئے قرینے کی

زندگی اُس کی، موت اُس کی ہے — خاک ہو جائے جو مدینے کی

ہفت اقلیم سے ہے بیش بہا — خاک چٹکی سی اک مدینے کی

ہفت قلزم کے موتیوں سے گراں — بُوند اک تیرے پسینے کی

ساقیا ! چھوڑ ساغر و مینا — اب پلا دل کے آبگینے کی

مئے افرنگ میں وہ بات کہاں — لا میرے واسطے مدینے کی

سلسلہ ختم ہے نبوّت کا
مُہر ہے ہاشمی نگینے کی

پیر طریقت سید انور حسین نفیس الحسینی دامت برکاتہم

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ۔ الحدیث

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عالمی ختم نبوت کانفرنس

ویمبلے کانفرنس سنٹر

لندن

چوتھی سالانہ

21 اگست 1988

بروز اتوار 9 بجے تا شام 7 بجے

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
مخدوم العلماء حضرت مولانا سید
محمد اسعد مدنی
مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

کانفرنس میں
علمائے کرام و مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالر، دانشور، بیان پرور و جادو اثر اور حقائق افروز خطاب کریں گے

کانفرنس
اس افتراق و انتشار کی فضا میں اتحاد ملت اسلامیہ کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوگی۔

عنوانات
- مسئلہ ختم نبوت کی صداقت وحقانیت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- منکرین ختم نبوت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی
- مرزائیوں کی جارحیت اور دہشت گردی
- مرزائیوں کا بین الاقوامی سطح پر تعاقب
- مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار کے اسباب

- حاضرین میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی تجویز کے مطابق مرزائی عقائد و عزائم کے بارے میں انگریزی زبان میں تین نئی کتابوں کا سیٹ پیش کیا جائے گا۔
- کانفرنس میں حسب سابق جوق در جوق شرکت کر کے ثابت کر دیں کہ انگلستان کے مسلمان مرزائیوں کو امت محمدیہ کے لئے ایک ناسور سمجھتے ہیں اور یہ کہ انگلستان کی سرزمین میں قادیانیت کے پنپنے کا کوئی چانس نہیں۔

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے

رابطہ کے لئے
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یوکے
فون
01-737-8199